بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث القرآن
بیاد
حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ
ہفت روزہ
اہلِ حدیث
لاہور
مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان
مسلک اہلحدیث کا داعی
جلد: 47 | ۶ تا ۱۲ رجب ۱۴۳۷ھ 15 تا 21 اپریل 2016ء | شمارہ: 16

پاناما لیکس
عدالتی تحقیقات سے پہلے وزیراعظم کے استعفے کا مطالبہ بلاجواز ہے۔
امیر محترم شاجد میر حفظہ اللہ

امن عامہ
اہمیت اور حصول امن کے طریقہ کار پر گفتگو!

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان کی اساس!

سعودی سفیر عالی مرتبت
جناب عبداللہ مرزوق الزہرانی حفظہ اللہ
پیغام ٹی وی کے ساتھ آپ کا خصوصی انٹرویو!

قرآن و سنت کی روشنی میں

نکاح حلالہ.....؟!

نکاح کی رجسٹریشن.....؟!

اذانِ عصر کا وقت.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

صراطِ مستقیم کیا ہے؟!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝﴾ (الفاتحة) ''ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔''

ایک مسلمان فرضی اور نفلی نمازوں میں بیسیوں مرتبہ اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرتا ہے۔ اور اپنے رب سے بار بار سیدھی راہ پر چلنے کی دعائیں مانگتا ہے یہ سیدھی راہ کیا ہے؟ مفسرین کے بقول اس سے مراد قرآن کا راستہ ہے۔ کیوں کہ حضور ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ قرآن ہی سیدھی راہ ہے قرآن مجید نے جس راہ کو صراط مستقیم کہا ہے وہ درج ذیل ہے:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (الانعام)

''کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو وہ چیزیں بتاؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو، اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو، ہم تمہیں اور انہیں رزق دیتے ہیں، اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت بھٹکو، خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ، اور یتیم کے مال کے پاس بھی مت جاؤ مگر اس طریقہ سے جو مستحسن (جائز) ہے۔ یہاں تک وہ سن رشد کو پہنچ جائے (سمجھدار ہو جائے)، اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کرو، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کی بات کرو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو، اللہ کے عہد کو پورا کرو، ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم نصیحت قبول کرو۔''

ان تمام صفات اور معاملات کی ہدایت اور نصیحت کرنے کے بعد فرمایا کہ تم بار بار مجھ سے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی مانگتے ہو نا! تو یاد رکھو کہ:

﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾

''بے شک یہی میرا سیدھا راستہ ہے، تو تم اسی راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو۔''

قرآن کریم نے ہی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ انبیاء، صدیقین اور شہداء کا راستہ ہی صراط مستقیم والا ہے، پھر سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 177 میں ان صفات کی طرف بھی رہنمائی فرما دی جن صفات کی بدولت انسان اپنا شمار صدیقین میں کر سکتا ہے:

ایمانیات کے بعد ہمدردی و غمگساری، عبادات کی بجا آوری، معاملات کی درستگی اور مصائب دنیا کے سامنے صبر و استقامت کی صفت سے متصف ہونا اور پھر فرمایا: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝﴾ ''یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔''

اگر آپ ان صفات سے متصف ہیں تو جان لیجیے کہ آپ نے صراط مستقیم کو پا لیا ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

خونِ مسلم کی قدر

[عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.] (بخاری)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی ایسے مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ مگر تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کرنے والا قتل کیا جا سکتا ہے: ① وہ شادی شدہ زانی ہو ② جان کے بدلے جان اور ③ اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا ہو۔'' (بخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے مسلم معاشرے میں امن کی فضا سازگار رکھنے اور چادر و چار دیواری کے تحفظ کے لیے اہم اعلان فرمایا کہ ایسا مسلمان جو اللہ کو ایک مانتا ہو اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر یقین رکھتا ہو اسے قتل کرنا جائز نہیں، ہاں اگر شادی شدہ شخص بدکاری کا ارتکاب کرے یا کسی انسان کو بلاسبب قتل کر دے تو اسے بدلے کے طور پر قتل کیا جائے گا یا کوئی دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو جائے۔ ان تین قسم کے افراد کے علاوہ کسی بھی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے۔ یہ شرعی حدود ہیں انہیں قائم کرنے کے لیے حکومت وقت ذمہ دار ہے۔ کسی بھی شخص کو از خود قتل کرنے کی اجازت نہیں۔ ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت محفوظ ہونی چاہیے۔

اسلامی معاشرے کو خرابی سے بچانے کے لیے اسلام نے جو حدود قائم کر رکھی ہیں ان سے تجاوز نہ کیا جائے۔ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا، شادی شدہ کا بدکاری کرنا اور اسلام سے منحرف ہو کر کفر اختیار کرنا ایسے بڑے جرم ہیں کہ ان جرائم کے ثابت ہونے یا مجرم کے اقرار کرنے پر اسلامی حکومت ان پر حد نافذ کرے گی جس کے نتیجے میں معاشرہ جرائم سے پاک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان تینوں قسم کے لوگوں کی سزا قتل مقرر کر کے حکم دیا کہ انہیں سرعام سزا دی جائے تاکہ لوگ دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ اگر ان سزاؤں کے نفاذ کی ہر فرد کو اجازت دی جاتی تو اصلاح کی بجائے مزید خرابی پیدا ہو جاتی۔ اس نوعیت کے افراد کا وجود اسلامی معاشرے میں خرابی کا سبب بنتا ہے۔ اسی بنا پر ان کو جان سے مارنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ معاشرہ اس قسم کے ناسور سے پاک ہو جائے۔ ہمارے معاشرے کی خرابی کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ مجرم کو قرار واقعی سزا نہیں ملتی جس کے نتیجے میں متاثرین از خود بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں جس میں مزید خرابی پیدا ہوتی ہے لہٰذا اسلامی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ معاشرے سے ایسے افراد کو چن چن کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ اسلامی احکام کی عملداری بھی ہو اور امن بھی قائم ہو جائے۔

مشرف ..... قانون کی گرفت سے نکل گیا

قیام پاکستان کے لیے اسلامیان برصغیر نے بیش بہا قربانیاں دی تھیں تا کہ اس اسلامی' جمہوری اور فلاحی مملکت میں مسلمان آزادی کے ساتھ اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال سکیں اور ایک ایسا معاشرہ معرض وجود میں آ جائے جہاں حق وصداقت' امن وامان' اتحاد ویگانگت' انصاف وباہمی ہمدردی' علم وآگہی' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بول بالا ہو۔ افسوس کی بات ہے کہ ابھی وطن عزیز پوری طرح اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہوا تھا اور پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کی سازشیں جاری تھیں کہ بانیٔ پاکستان محمد علی جناحؒ اللہ کے حضور پہنچ گئے۔ چند سال بعد وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں ایک ظالم کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ سیاسی طور پر بھی ملک کو ابھی تک استحکام میسر نہیں آیا تھا کہ ۱۹۵۵ء میں اس وقت کے گورنر جنرل غلام محمد نے آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسمبلی توڑ دی۔ پھر ایوب خاں نے ۱۹۵۸ء میں ۱۹۵۶ء کا آئین توڑ کر مارشل لاء لگا دیا۔ پھر یحییٰ خان اور ضیاء الحق نے بھی مارشل لاء لگا کر ملک کو بے حد نقصان پہنچایا۔ پرویز مشرف نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو مارشل لاء کے بغیر میاں نواز شریف کی جمہوری حکومت کا تختہ الٹ دیا اور خود ملک کا چیف ایگزیکٹو بن گیا۔ قومی اسمبلی توڑ دی اور آئین معطل کر دیا۔ اس طرح آئین شکنی کر کے ۱۸ کروڑ عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا۔ وہ اپنے ۹ سالہ آمرانہ وظالمانہ دور اقتدار میں سیاہ وسفید کا مالک بنا رہا اور ملک کو امریکہ کا دست نگر بنا دیا۔ اس کی ایک ٹیلیفون کال پر اس کی تمام شرائط تسلیم کر لیں یہاں تک کہ وطن عزیز میں ڈرون حملے کرنے کی بھی اجازت دے دی۔ کئی محب وطن لوگوں کو پکڑ کر ڈالروں کے عوض امریکہ کے عقوبت خانوں میں بھیج دیا۔

جنرل (ر) مشرف نے سب سے پہلے پاکستان کہہ کر وطن کو اسلام پر ترجیح دی اور دو قومی نظریہ کی نفی کی۔ سودی معیشت کو تحفظ دیا۔ نواب اکبر بگٹی کو دوران آپریشن ہلاک کیا گیا جس سے بلوچستان میں علیحدگی کی تحریک نے سر اٹھایا۔ ۱۲ مئی ۲۰۰۷ء کو کراچی میں ۴۸ افراد کے ناحق خون پر اسلام آباد کے جلسہ میں اسے طاقت کا مظاہرہ قرار دیا اور اس سانحہ کی تحقیقات کی ضرورت بھی محسوس نہ کی گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ اسی سیاہ دور میں کشمیر پالیسی تضاد کا شکار رہی اور امریکہ کی کشمیر پالیسی میں بھارتی مفادات کا تحفظ اور ان کے ساتھ امریکی مفادات کا فروغ بنیادی مقصد رہا۔ مشرف نے یہ بھی کہا کہ ہم کشمیر کا کلیم نہیں کرتے۔ (We do not Claim Kashmir) پھر انہوں نے اقوام متحدہ کی قرار دادوں سے بھی لاتعلقی کا اظہار کیا اور یہ بھی کہا کہ کشمیر بنے گا پاکستان ہمارا نعرہ نہیں' کشمیریوں کا ہے۔ ہم نے کشمیر کو اٹوٹ انگ قرار نہیں دیا وہ تو متنازعہ مسئلہ ہے۔ قائد اعظم نے تو کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔ حقیقی بات یہ ہے کہ جب تک یہ مسئلہ کشمیری عوام کی رائے سے حل نہیں ہو جاتا پاکستان نظریاتی اور جغرافیائی طور پر تشنہ تکمیل رہے گا۔ اسی لیے مقبوضہ کشمیر میں کشمیری حریت پسندوں نے آزادی کی تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اس کے لیے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔

اسی آمر کے دور میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ اسلام آباد کے خلاف خوفناک آپریشن کیا گیا۔ پھر میراتھن ریس شروع کر کے بہو بیٹیوں کو نیم عریاں کیا گیا۔ اس کے جرائم کی فہرست بڑی طویل ہے۔ یہ سطور سب جرائم کے ذکر کے لیے ناکافی ہیں۔ المختصر مسٹر زرداری نے انہیں بڑے پروٹوکول کے ساتھ باہر جانے کی اجازت دے دی۔ پھر وہ ۲۰۱۳ء سے قبل اپنی مرضی سے پاکستان آئے اور عدالتی کارروائیوں کے جال میں پھنس گئے۔ دنیا جانتی ہے کہ وہ ۹ برس تک ملک کے تمام اختیارات پر قابض رہا۔ وہ کہا کرتا تھا میں کسی سے ڈرتا ورتا نہیں ہوں' کمانڈو ہوں' وہ لوگوں کو مکا دکھایا کرتا تھا اور یہ بھی کہتا تھا کہ میں ملک اور عوام کی حالت سنوارنے کے لیے خود ہی ملک واپس آیا ہوں۔ اب یہاں رہ کر حکومت کے تیار کردہ تمام مقدمات کا سامنا کروں گا اور ان مقدمات میں سرخرو ہو کر عوام کی خدمت کے لیے دوبارہ اقتدار حاصل کروں گا۔ اب باہر جانے کے لیے اتنے بے تاب کیوں؟ جب مقدمات کا سامنا کرنا پڑا تو بزدل آمر عدالت کے خوف سے ملٹری ہسپتال داخل ہو گیا کہ دل کے شدید درد میں مبتلا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر اور دل کی نالیاں بھی متاثر ہیں۔ میڈیکل رپورٹس کے مطابق دل کا کوئی عارضہ نہیں' بلڈ پریشر نہیں' ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ یہ باہر جانے کے بہانے ہیں اس لیے وہ عدالت میں پیش ہوں۔ خصوصی عدالتوں میں صرف دو بار پیش ہونا پڑا۔ دوسری عدالتوں سے ''استثنیٰ'' خصوصی طور پر حاصل رہا۔ وہ خود کو کئی عوارض کا مریض ظاہر کرتے رہے تا کہ علاج معالجے کے لیے بیرون

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
امن عامہ کی اہمیت اور حصول امن (خطبہ حرم)	6
محبت رسول ﷺ	10
سعودی سفیر کے ساتھ ایک ملاقات	13
خوشامد اور اس کی ممانعت	19
بھولی بسری یادیں (اسلاف کے ملفوظات)	20
طب وصحت	22
اخبار الجماعۃ	24

ادارہ ہفت روزہ اہل حدیث کا مضمون نگار کے نظریات سے متفق ہونا ضروری نہیں

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106 راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون 042-37720257 فیکس 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ملک جانے کی اجازت دی جائے۔

چنانچہ ای سی ایل سے نکل کر باہر چلے گئے۔ آرٹیکل ۶ کے مطابق بھی کچھ نہ ہو سکا۔ اس پر ملک کے سیاسی حلقوں نے بڑے غصے کا اظہار کیا اور حکومت کے اس مؤقف کو بھی تسلیم نہیں کیا کہ وہ عدالت میں پیش ہونے کے لیے چھ ہفتوں میں واپس آجائیں گے۔ سچی بات ہے کہ جو چلے جاتے ہیں وہ جلد واپس نہیں آتے۔ انٹرپول کے ذریعے اب تک حکومت کسی کو واپس نہیں لائی۔ حقیقت یہ ہے کہ مشرف کی رہائی سے جمہوری آئینی اور قانونی قدریں کمزور ہوئی ہیں۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''پرویز مشرف کی رہائی سے عوام یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ یہاں کمزور کے لیے ایک قانون اور طاقتور کے لیے دوسرا قانون ہے اور یہ صورت حال ملک وقوم دونوں کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔ جن معاشروں میں انصاف نہ ہو وہ قائم نہیں رہ سکتے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ملک میں امیر وغریب سب پر ایک ہی طرح کا قانون نافذ ہونا چاہیے۔ الگ الگ قانون سے عدلیہ پر عوام کا اعتماد مجروح ہو جاتا ہے۔''

پروفیسر ساجد میر کی محمود اچکزئی سے ملاقات، وزیر اعظم کی طرف سے عدالتی کمیشن کے قیام کا خیر مقدم

اس ملک میں احتساب صرف سیاستدانوں کا ہوا ہے۔ جمہوریت کو ہمیشہ کمزور کرنے کی کوشش کی گئی۔ محمود خاں اچکزئی

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر دوروزہ تنظیمی دورے پر بلوچستان پہنچ گئے۔ اپنے دورے کے دوران پروفیسر ساجد میر نے آج کوئٹہ میں پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے سربراہ محمود خان اچکزئی سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ جس میں باہمی دلچسپی کے امور کے علاوہ پاناما لیکس کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں راہنماؤں نے وزیر اعظم نواز شریف کی طرف سے عدالتی کمیشن کے قیام کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ وزیر اعظم نے اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کر کے اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ اپوزیشن کی طرف سے ریٹائرڈ جج پر مشتمل کمیشن کے قیام پر تنقید بلاجواز ہے۔ تحقیقات سے پہلے وزیر اعظم کے استعفے کا مطالبہ بلاجواز ہے۔ محمود خان اچکزئی نے کہا کہ اس ملک میں احتساب صرف سیاستدانوں کا ہوا ہے۔ جمہوریت کو ہمیشہ کمزور کرنے کی کوشش کی گئی۔ وزیر اعظم کی طرف سے اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کرنا خوش آئند ہے۔ دریں اثنا پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کی کابینہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں بھارت اور ایران کے مشترکہ مفادات ہیں اس لیے وہ پاک چائینہ کوریڈور کے خلاف ہیں۔ دہشت گردوں کو بلوچستان میں بھارت اور ایران کی طرف سے سہولت کاری تشویش ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے قیام کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی تھا۔ افسوس ہم نے اس قیام کے مقصد کو بھلا دیا۔ آج لوگ نظریہ پاکستان اور دوقومی نظریہ کے خلاف باتیں کر رہے ہیں انہیں معلوم ہی نہیں کہ پاکستان کے قیام کے وقت اسلام کا نعرہ نہ لگتا تو کبھی پاکستان نہ بنتا۔ اجلاس سے مولانا علی محمد ابوتراب ودیگر نے بھی خطاب کیا۔

مسلم لیگ ن کے اتحادی ضرور ہیں مگر دین ہماری اوّلین ترجیح ہے۔ امیر محترم

حکومت خواتین بل واپس نہ لے کر اپنے لیے مشکلات کھڑی کر رہی ہے۔ منبر ومحراب سے شروع ہونے والی تحریک کا راستہ روکنا آسان نہیں

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پرفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مسلم لیگ ن کے اتحادی ضرور ہیں مگر دین ہماری اولین ترجیح ہے۔ حکومت تحفظ خواتین بل واپس نہ لے کر اپنے لیے مشکلات کھڑی کر رہی ہے۔ مرکز اہل حدیث راوی روڈ پر میر ابراہیم آڈیٹوریم کے افتتاح کے موقع پر میڈیا اور کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے پاکستان کی سلامتی، امن اور استحکام نظام مصطفیٰ سے وابستہ ہے۔ منبر ومحراب سے شروع ہونے والی تحریک کا راستہ روکنا آسان نہیں ہوتا۔ لبرل ازم اور سیکولرازم کا نعرہ نظریہ پاکستان کی توہین ہے۔ ہم دین اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے ہر تحریک کا ساتھ دیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان اسلام کے نام پر اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں صرف اور صرف محمدی ازم ﷺ ہی چل سکتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ منصورہ میں دینی جماعتوں کی طرف سے نظام مصطفیٰ ﷺ کے لیے جس تحریک کا اعلان کیا گیا ہے ہم اسکا حصہ ہوں گے۔ اگر چہ ہم حکومت کے اتحادی ہے مگر دین ہماری اولین ترجیح ہے۔ اقتدار اور پارلیمنٹ کے عہدوں کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پنجاب حکومت نے نام نہاد تحفظ خواتین بل واپس نہ لیا تو دینی جماعتوں کی تحریک حکومت کے لیے مشکلات کھڑی کر سکتی ہے۔ نام نہاد تحفظ خواتین بل پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ بل مغرب کی گلیوں میں بیٹھ کر بنایا گیا ہے۔ بل کی ایک ایک شق ایک ماڈرن مغربی خاتون کو سامنے رکھ کر بنائی گئی ہے۔ یہ بل صرف اور صرف مغرب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بنایا گیا۔ پنجاب حکومت نے خواتین بل میں قرآن سے متصادم شقیں بھی شامل کر لی ہیں۔ اس بل سے سوائے موم بتی مافیا اور مغرب زدہ این جی اوز کوئی بھی خوش نہیں۔ انہوں نے کہا کہ نظام مصطفیٰ ہی میں پاکستان کی سلامتی امن اور استحکام وابستہ ہے۔ ہمیں نظریہ پاکستان جو اصل میں نظریہ اسلام ہی ہے کی متحد ہو کر حفاظت کرنی چاہیے۔ اس موقع پر حاجی عبدالرزاق، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، حافظ بابر فاروق رحیمی، حافظ عثمان شاکر، حافظ ندیم ودیگر راہنماء بھی موجود تھے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
علمائے کرام کا فتویٰ سوال نامہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

نکاح کی رجسٹریشن

سوال ملکی قوانین کے مطابق نکاح کی رجسٹریشن کروائی جاتی ہے' اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر شرعی نکاح کر لیا جائے اور سرکاری طور پر اس کا اندراج نہ ہو تو کیا ایسا نکاح درست نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب نکاح' ایجاب وقبول کا نام ہے' اگر یہ ایجاب وقبول دو گواہوں کی موجودگی میں ہوتا ہے اور عورت نکاح پر راضی اور اس کا سرپرست بھی رضا مند ہے تو اسے شرعی نکاح کہتے ہیں' اس کے ساتھ ساتھ خاوند اور بیوی میں نکاح سے مانع کوئی چیز نہ پائی جائے تو اس سے نکاح ہو جاتا ہے' سرکاری اندراج اور تصدیق شرائط نکاح سے نہیں ہے' البتہ شریعت نے ہمیں پابند کیا ہے کہ ہم سرکاری احکامات کی پابندی کریں بشرطیکہ وہ کتاب وسنت کے مخالف نہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بات مانو اور ان حکمرانوں کا بھی کہا مانو جو تم میں سے ہوں۔'' (النساء:۵۹)

اس آیت کریمہ میں ''اولی الامر'' سے مراد مسلمان حکمران ہیں' ان کی اطاعت مشروط ہے۔ یعنی ان کی اطاعت صرف اس صورت میں ہو گی جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے خلاف نہ ہو' اگر خلاف ہے تو ان کی اطاعت نہیں کی جائے۔ نکاح کی رجسٹریشن کرانا ایک حکومتی حکم ہے جو کتاب وسنت کے خلاف نہیں لہٰذا اس کی پابندی ضروری ہے۔ اگرچہ اس کے بغیر شرعی نکاح ہو جاتا ہے لیکن آئندہ زندگی میں بہت سے حقوق اس سے وابستہ ہیں' نیز کئی ایک مفاسد کے سدباب کے لیے رجسٹریشن کرائی جاتی ہے۔

- حج وعمرہ کی ادائیگی' اگر میاں بیوی دونوں اکٹھے کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے تصدیق شدہ نکاح نامہ ضروری ہے۔
- شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے لیے بھی مصدقہ نکاح نامہ کی ضرورت پڑتی ہے۔
- بچوں کے نام اور اس کے اندراج کے لیے میاں بیوی کا مصدقہ نکاح نامہ دکھانا پڑتا ہے۔
- عورت کو اگر خاوند سے خلع لینا ہے تو عدالت میں خاوند سے نکاح کو ثابت کرنے کے لیے نکاح نامہ کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ عدالت خلع کی ڈگری جاری کر سکے۔

بہرحال نکاح کی رجسٹریشن کتاب وسنت کے خلاف نہیں' اس سے راہ فرار اختیار کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ اس لیے ہمارے رجحان کے مطابق شرعی نکاح کے ساتھ اس کا اندراج بھی ضروری ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنے حقوق کی حفاظت ہو' اس کے علاوہ تہمت وشک سے بھی محفوظ رہ سکے۔ واللہ اعلم!

نکاح حلالہ

سوال ہمارے معاشرہ میں کسی عورت کو اگر بیک وقت تین طلاقیں دی جائیں تو کہا جاتا ہے کہ اب حلالہ کے بعد پہلے خاوند کے لیے جائز ہو گی' یہ حلالہ کیا ہوتا ہے؟ کتاب وسنت میں اس کی کوئی گنجائش ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔

جواب ہمارے ہاں حلالہ کی دو اقسام ہیں' جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

شرعی حلالہ..... کوئی آدمی اپنی بیوی کو وقفے وقفے کے ساتھ تین طلاق دے دیتا ہے' اب یہ عورت اپنے خاوند پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے' اس کے حلال ہونے کی ایک صورت قرآن کریم نے بیان کی ہے کہ وہ عورت آباد ہونے کی نیت سے کسی دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کرے اور وہ اس سے ہم بستری کرے پھر وہ طلاق دے یا فوت ہو جائے تو عدت گذارنے کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کر سکتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر خاوند اپنی بیوی کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب وہ عورت اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ اس کے سوا کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے۔'' (البقرہ:۲۳۰)

قرآن مجید میں وارد اس لفظ نکاح کی تفسیر ہم بستری سے آتی ہے' جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث میں اس کی صراحت ہے۔'' (بخاری' الشہادات:۲۶۳۹)

یہی شرعی حلالہ ہے جس کی قرآن کریم نے اجازت دی ہے۔

رواجی حلالہ..... اس کی صورت یہ ہے کہ جس عورت کو وقفے وقفے سے تین طلاق ہو جائیں تو وہ صرف اس مقصد کے پیش نظر کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے تاکہ وہ پہلے کے لیے حلال ہو جائے۔ اس کے ساتھ باقاعدہ ازدواجی زندگی گذارنا مقصود نہ ہو بلکہ مقصد یہ ہو کہ دوسرا خاوند خلوت کے بعد اسے طلاق دے دے گا تاکہ پہلا خاوند اس کے ساتھ نئے سرے سے نکاح کر سکے۔ اس عارضی نکاح کو رواجی حلالہ کہا جاتا ہے اسے حدیث میں لعنتی عمل قرار دیا گیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابن ماجۃ النکاح: ۱۹۳۴)

لعنت سے ''نکاح حلالہ'' یعنی رواجی حلالہ کی حدیث ثابت ہوتی ہے کیونکہ جائز کام پر لعنت نہیں ہوسکتی۔ ایک حدیث میں حلالہ کرنے والے کو کرائے کا سانڈ قرار دیا گیا ہے۔ (مستدرک حاکم: ج ۲ ص ۱۹۸)

اس لفظ سے مذکورہ عمل کی شناعت وقباحت کی طرف اشارہ ہے جس طرح جانوروں کی نسل کشی کے لیے سانڈ لیا جاتا ہے تاکہ جفتی کر کے مادہ جانور کو حاملہ کروائے پھر اس کے مالک کو واپس کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح حلالہ کرانے والا' حلالہ کرنے والے کو وقتی طور پر عورت سے تعلق قائم کرنے کی درخواست کرتا ہے تاکہ وہ خلوت کے بعد اسے طلاق دے کر پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے۔ جس طرح سانڈ کرائے پر لینے والے کی ملکیت نہیں بن جاتا' اسی طرح حلالہ کرنے والا عورت سے مستقل تعلق قائم نہیں کرتا بلکہ اپنے خیال میں خاوند کی ضرورت پوری کر کے عورت سے الگ ہو جاتا ہے۔

ہمارے رجحان کے مطابق ایک غیرت مند انسان اس رواجی حلالہ کے چکر میں نہیں پڑتا کیونکہ یہ بے غیرتی اور بے حیائی کا کام ہے۔ واللہ اعلم!

اذان عصر کا وقت

سوال وزارت مذہبی امور پاکستان ایک قانون کے ذریعے اسلام آباد کی تمام مساجد میں اذان کے لیے ایک نظام الاوقات نافذ کرنا چاہتی ہے' جس کی رو سے اذان عصر سایہ دو مثل ہونے پر دی جائے گی۔ کیا شرعی طور پر اس کی گنجائش ہے؟ آپ بتائیں کہ اذان عصر کا صحیح وقت کیا ہے؟

جواب امام نوویؒ نے نماز عصر کے پانچ اوقات بیان کیے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- **فضیلت کا وقت**..... اس کا اول وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔
- **اختیاری وقت**..... جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جائے۔ یعنی اس کا سایہ دوگنا ہو جائے۔
- **وقت جواز**..... سورج کی دھوپ زرد ہونے تک ہے۔
- **وقت مکروہ**..... دھوپ زرد ہونے سے غروب آفتاب تک ہے۔
- **وقت عذر**..... وہ ظہر کا وقت ہے جب سفر وغیرہ کے لیے نماز عصر کو ظہر کے ساتھ جمع تقدیم سے پڑھا جاتا ہے۔ (شرح نووی: ج ۳' ص ۱۲۴)

ہمارے رجحان کے مطابق نماز عصر کا اول وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔ چنانچہ بشیر بن سلام کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن علی باقر' حجاج بن یوسف کے دور حکومت میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق سوال کیا کہ وہ کن اوقات میں ادا کرتے تھے تو آپ نے نماز عصر کے بارے میں فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر اس وقت پڑھی جبکہ سایہ آدمی کے قد اور تسمہ کے برابر تھا۔ پھر اگلے دن نماز عصر اس وقت پڑھی جب آدمی کا سایہ دُگنا ہو گیا اور اتنا وقت باقی تھا کہ ایک اونٹ سوار درمیانی تیز چال سے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا۔ (نسائی' المواقیت: ۵۲۵)

سیدنا جبریل علیہ السلام کی امامت والی حدیث میں صراحت ہے کہ پہلے دن انہوں نے نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور دوسرے دن نماز عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل یعنی دوگنا ہو گیا۔ آخر میں فرمایا: ''یہ آپ سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور نمازوں کا وقت انہی دو اوقات کے درمیان ہے۔'' (ابوداود' الصلوٰۃ: ۳۹۳)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز ان عبادات میں سے ہے کہ سیدنا جبریل علیہ السلام نے محض زبانی القاء کرنے کی بجائے عملی تربیت سے آپ کو تمام جزئیات سے آگاہ فرمایا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز عصر کا وقت ایک مثل کے بعد شروع ہوتا اور دو مثل تک ختم ہو جاتا ہے۔ نیز اس حدیث سے نماز عصر کے اول وقت اور آخری وقت کی تحدید بھی ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں اوقات میں ادا کی گئی نماز صحیح ہے اور اس طرح دونوں اوقات کے درمیان کا وقت بھی نماز کا وقت ہے۔ یوں ہر نماز کے لیے تین اوقات کا اثبات ہوا لیکن ان میں افضل وقت کونسا ہے؟ وہ دوسری احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اول وقت ہے۔ ہاں عشاء کی نماز کو تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنا معمول بھی یہی تھا کہ آپ نماز کو اول وقت میں ادا فرماتے تھے۔ اس بناء پر نماز عصر کا اول وقت ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہونے پر ہے لیکن نئے نظام الاوقات میں نماز عصر سایہ دو مثل ہونے تک ادا کی جائے گی۔ ایسا کرنا احادیث کے خلاف ہے۔ ہم اہل حدیث حضرات کو رواداری کے نام پر مداہنت کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ''کسی اہل علم سے اس میں مخالفت منقول نہیں (نماز عصر کا وقت ایک مثل ہونے پر ہے) سوائے امام ابوحنیفہؒ کے ان کے مشہور قول کے مطابق عصر کا اول وقت ہر شیء کے سائے کے دو مثل ہونے پر ہوتا ہے۔'' امام قرطبیؒ نے کہا ہے کہ ''اس موقف میں سب لوگ ان کے مخالف ہیں یہاں تک کہ ان کے شاگرد بھی یعنی جو ان سے بلا واسطہ اخذ کرنے والے ہیں۔'' (فتح الباری تحت حدیث بخاری: ۵۴۶)

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک بلکہ ایک روایت میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز عصر کا وقت یہ ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو جائے۔ (الہدایہ' کتاب الصلوٰۃ' باب المواقیت۔) واللہ اعلم!

امن عامہ کی اہمیت اور حصول امن کا طریقہ

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد اجمل بھٹی
نظر ثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 22 جمادی الثانی 1437ھ / 01 اپریل 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تقویٰ ہر خیر کی بنیاد اور ہر فضیلت کا سرچشمہ ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں اور مال نہیں دیکھتا وہ بس تمہارے دلوں کا تقویٰ دیکھتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝﴾ (الحدید)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو پھرو گے، اور تمہارے قصور معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔''

لہٰذا اپنے دلوں میں تقوے کی اصلاح کرلو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کر دے گا۔

اے مسلمانو! اس وقت انسانیت فکری اور ثقافتی جھگڑوں کی دردناک موجوں میں گھری ہوئی ہے۔ وہ باغیانہ انقلابات، نفسیاتی اور عسکری جنگوں کے تھپیڑے سہہ رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں بھوک، خوف، خون ریزی، مال ومتاع کی بربادی، انسانی جانوں کے ضیاع اور پھلوں کی تباہی ہو رہی ہے۔

یہ مختلف نوع کے جھگڑے لوگوں کے عقائد، تصورات اور اخلاق پر بری طرح اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں امن عامہ کی ظاہری حالت بگڑ چکی ہے۔ امن عامہ کا حصول اور اس کی حفاظت افراد اور معاشروں کے لیے وقت کی اہم ترین ضرورت بن گئی ہے۔

آج ہر قوم اور ہر ملک اپنے ہاں امن عامہ کو یقینی بنانے کے لیے کوشاں ہے، تاکہ معاشرہ امن وسکون کے ساتھ جی سکے۔ مثبت اور تعمیری اعمال سرانجام دیئے جا سکیں۔ ہر شخص اپنی جان، خاندان اور معاش کے بارے میں بے فکر ہو جائے۔

امن عامہ شریعت اسلام کے بلند ترین مقاصد اور عظیم ترین اہداف میں سے ایک ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بطور احسان ذکر فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝﴾ (النحل)

''اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے، جو امن واطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر طرف سے اس کو بافراغت رزق پہنچ رہا تھا کہ پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کر دی، تب اللہ نے اس کے باشندوں کو اُن کے کرتوتوں کا یہ مزا چکھایا کہ بھوک اور خوف کی مصیبتیں ان پر چھا گئیں۔''

امن عامہ ربانی فریضہ ہے، یہ ثقافتی ترقی اور انسانی ضروریات میں سے اہم ترین ضرورت ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے امن عامہ کو خوشگوار زندگی کی نعمت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اسے اپنے بندوں پر احسان شمار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پرسکون عبادت کے لیے امن وامان کو اہم ترین سبب گنا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ۝﴾ (القریش)

''اُن کو چاہیے کہ اِس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے اُنہیں بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے امن عطا کیا۔''

امن عامہ ربانی فریضہ ہے، یہ ثقافتی ترقی اور انسانی ضروریات میں سے اہم ترین ضرورت ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے امن عامہ کو خوشگوار زندگی کی نعمت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اسے اپنے بندوں پر احسان شمار کیا ہے۔

برادرانِ اسلام! ہر شخص کا صبح وشام، سفر وحضر اور اپنے رب کی عبادت کرتے وقت پرسکون ہونا، اسے ذاتی، خاندانی اور معاشی امن وامان حاصل ہونا اور بلا خوف وخطر اپنے معاملات کو چلانا اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین اور اعلیٰ ترین نعمت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ۝﴾ (العنکبوت)

''کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے ایک پرامن حرم بنا دیا ہے حالانکہ اِن کے گرد وپیش سے لوگ اُچک لیے جاتے ہیں؟ کیا پھر بھی یہ لوگ باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا کفر کرتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے معاشرتی امن عامہ کے شعور کو کسی بھی معاشرے کی سعادت اور خوش بختی کے عناصر میں شمار کیا ہے۔ آپ کا ارشادِ گرامی ہے:

''تم میں سے جو شخص اپنے گھر میں امن وسکون سے صبح کرے، یوں کہ اس کا بدن تندرست ہو، اور اسے ایک دن کی خوراک میسر ہو تو گویا دنیا جہان کی نعمتیں اس کو میسر آ گئی ہیں۔'' (ترمذی)

بندگانِ الٰہی! یہ امن عامہ کی نعمت کے آثار میں سے ایک اثر ہے۔ اس کے مثبت اثرات امت پر ظاہر ہوتے ہیں۔ کبھی یہ غلبہ اور قوت بن کر ظاہر ہوتا ہے اور کبھی اتحاد واتفاق کے روپ میں سامنے آتا ہے۔ کبھی امت کے افراد کے درمیان محبت والفت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی خیر خواہی، تعاون، پردہ داری، صلح جوئی، درگزر اور عدل وانصاف کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

بلاشبہ امن عامہ پرسکون اور خوشگوار زندگی کیلئے،

سعادت مندی اور حسنِ سلوک اور پھر ترقی و بلندی کے لیے اہم ترین ضرورت ہے۔ اسی لیے قرآن مجید اور سنت نبوی میں امن عامہ کے حصول اور اس کی خواہش کے متعلق بے شمار نصوص آئی ہیں۔ تاکہ سارا معاشرہ امن و سکون سے زندگی گزارے، اللہ کی شریعت پر عمل کرے، اور زمین کو مثبت اور تعمیراتی سرگرمیوں سے آباد کرے۔ یہ مقصد اس وقت تک کبھی حاصل نہیں ہوسکتا جب تک نیکی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کیا جائے اور برائی اور گناہ کے کاموں میں تعاون سے گریز نہ کیا جائے۔ امن عامہ کے حصول کے لیے یہ بنیادی قانون ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ (المائدۃ:2)

''جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔''

امت اسلام! امن عامہ کی عظیم ترین بنیاد اخوت ایمانی اور مضبوط ترین ستون ہے۔ اس سے لوگوں کے درمیان مستحکم تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ امنِ عامہ میں ایثار، مدد و حمایت اور تعاون کے رشتے پھلتے پھولتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لیے خیر و بھلائی کا جذبہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک، والدین کی فرمانبرداری، رشتہ داروں اور ہمسائیوں سے عمدہ تعلقات، معاشرتی بھلائی، یتیموں، بیواؤں اور مساکین کی نگہداشت، لوگوں کے دکھوں کا مداوا اور ان کی ضروریات کی تکمیل، ان کے قرضوں کی ادائیگی، تنگدست کو مہلت، غلطی کرنے والے کی پردہ پوشی اور اس طرح کے دیگر خیر و بھلائی اور احسان کے کام جو اخوت ایمانی کے مظہر ہیں اور یہ سب امن عامہ ہی کے عظیم ترین لوازمات میں سے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

''مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ (التوبۃ: 71)

''مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔''

ارشادِ نبوی ہے:

''سب سے افضل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔'' (طبرانی)

علاوہ ازیں آپ کا ارشادِ گرامی ہے:

''مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے خون اور مال محفوظ ہوں۔'' (مسند احمد و ترمذی)

آپ ﷺ کا ایک اور ارشادِ گرامی ہے:

''اللہ کا محبوب بندہ وہ ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو، اور اللہ کے نزدیک محبوب اعمال یہ ہیں: مسلمان بھائی کو خوشی پہنچانا، اس کی تکلیف دور کرنا، اس کا قرض ادا کرنا یا اس کی بھوک مٹانا۔'' (طبرانی)

امت اسلام! امن عامہ کی عظیم ترین بنیاد اخوت ایمانی اور مضبوط ترین ستون ہے۔ اس سے لوگوں کے درمیان مستحکم تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ امن عامہ میں ایثار، مدد و حمایت اور تعاون کے رشتے پھلتے پھولتے ہیں۔

سچی اخوت ایمانی، امن عامہ کے پھیلاؤ کی اہم ترین بنیاد ہے۔ لہٰذا معاشرے کا ہر فرد محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک ایسے معاشرے میں جی رہا ہے جہاں لوگ نہایت رحمدل اور نیک ہیں، شفقت اور محبت کرنے والے ہیں۔ نرم دل، نرم مزاج ہیں۔ دوسروں کا خیال کرنے والے رحمدل ہیں، احسان کرنے والے کی عزت کرتے ہیں اور اس سے تعاون کرتے ہیں، غلطی کرنے والے پر رحم کرتے اور اس کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ نہ اس کی بدنامی کرتے ہیں اور نہ اس پر سختی کرتے ہیں۔ نہ اسے اپنے سے دور کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں شیطان کے ہمنوا نہیں بنتے، بلکہ وہ غلطی ہوجانے پر بھی ان کا بھائی ہوتا ہے۔

ان خوبیوں کی بدولت معاشرہ پرامن ہوجاتا ہے۔ باہمی اتحاد و محبت سے یہ انسانوں کا مضبوط مسکن بن جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی معاشرے کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''مومنوں کی باہمی محبت، رحمدلی اور باہمی شفقت کی مثال ایک جسم کی سی ہے۔'' (مسند احمد و مسلم)

بندگانِ الٰہی!

امن و سکون اور حسنِ معاملہ صرف مسلمانوں کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ مسلمانوں کے معاشرے میں جینے والے ہر یہودی، عیسائی، ذمی اور پناہ گزیں کو بھی یہی امن وسکون حاصل ہے۔ اسلام نے ان لوگوں کے امن و امان کا ذمہ لیا ہے اور طے کیا ہے کہ ان کے ساتھ عدل وانصاف اور رحمت و احسان کے ساتھ پیش آیا جائے گا۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝﴾ (الممتحنۃ)

''اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہمسایہ یہودی تھا۔ آپ ہمیشہ اسے تحفہ دینے اور کھانا بھیجنے کا اسی سے آغاز کرتے۔ اپنے خادموں کو اس کے ساتھ اچھے سلوک کی نصیحت کیا کرتے۔

یہ اسلام کی خوبیوں کی نہایت خوبصورت مثال ہے، یہ اسلام کے حسن کی مثال ہے کہ وہ اپنے تحت جینے والے تمام افراد کو امن و امان فراہم کرنے کا خواہاں ہے۔ اسلام پر دہشت گردی کا لیبل لگانے والے اسلام کا یہ روشن چہرہ کیوں نہیں دیکھتے؟ اہل اسلام پر بہتان بازی اور ظلم ڈھانے والے اسلام کے ان محاسن کو کیوں نہیں دیکھتے؟

برادرانِ اسلام! امن عامہ اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا اور نہ معاشرے کے تمام لوگوں تک پہنچ سکتا ہے، جب تک اللہ کی شریعت فیصلہ کن اور غالب نہ ہو، اور جب تک حکومت اور حکمران کی قوت نافذہ موجودہ نہ ہو جو اس کو ثابت رکھ سکے، تمام لوگوں کو امن دلا سکے اور اس کی ہیبت کو قائم رکھ سکے، اسی صورت میں لوگوں کو امن وسکون اور دلوں کو قرار نصیب ہوسکتا ہے پھر ہر شخص محسوس کرے گا کہ اس کا دین، جان اور اہل وعیال محفوظ ہیں۔ لہٰذا وہ مکمل

آزادی، عزت اور احترام کے ساتھ جی سکے گا۔

اسی لیے شریعت اسلام نے اسلامی امیر اور حکمران کی ہیبت اور رعب کی حفاظت کے قوانین بنائے ہیں۔

اس کی عزت و تکریم اور اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ اس کی نافرمانی اور اس کے خلاف بغاوت سے منع کیا ہے اس کے خلاف لوگوں کو ابھارنے کے لیے اس کے عیب ٹٹولنے اور تشہیر کرنے سے روکا ہے۔

تاکہ معاشرے کا امن باقی رہے، انتشار اور بے چینی نہ پھیلے اور معاشرے کے امن وامان کا اہم ترین ستون قائم رہے۔

یقیناً امن وسکون والا معاشرہ وہی ہے جو اللہ، اس کے رسول اور حکمرانوں کی اطاعت و فرمانبرداری پر قائم ہو۔ جس نے اپنے حکمران اور امیر کی اطاعت کی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی ہے اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک حکمران کے ذریعے اپنی حدود کی اتنی پابندی کرواتا ہے جتنی پابندی قرآن سے بھی لوگ نہیں کرتے۔ شریعت اسلام عوام اور حکمرانوں کے درمیان محبت و الفت، اعتماد اور بھروسے کے فروغ کی تعلیم دیتی ہے تاکہ امت امن وامان کے گھنے سائے اور خوشحالی کے ساتھ قرار وسکون کی زندگی بسر کر سکے۔

برادرانِ اسلام! اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات بھی بڑی اہم ہے، امن عامہ کے لیے اس بات کی تاثیر بھی بہت گہری ہے اور وہ یہ حقیقت ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کو یہ جان لینا چاہیے کہ وہ معاشرے میں اکیلا نہیں جی سکتا۔ وہ صرف ذاتی مقاصد اور شخصی مفاد کے لیے نہیں جی سکتا، کیونکہ ایک ہوش مند سچا مسلمان اپنی ذاتی، خاندانی، معاشرتی، مذہبی اور ملکی ذمہ داری کو بخوبی جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ وہ امن عامہ کا ذمہ دار ہے۔ امت کے عقیدے اور عزت و غلبے کے لیے ضروری معاملات کا وہ ذمہ دار ہے۔ خصوصاً ان حالات میں جبکہ غیر ملکی حملے مسلسل ہو رہے ہیں۔ دشمنانِ اسلام میڈیا سے دن رات حملہ آور ہیں۔ وہ امت کے عقیدے اور بنیادی اصولوں پر حملہ آور ہیں۔ وہ حرمین شریفین اور دیگر اسلامی ممالک کے حکمرانوں کی کردار کشی کر رہے ہیں۔

امت اسلام کے ہر فرد کا یہ احساس کہ وہ امت کے عقیدے، نظام اور ملک وملت کے تحفظ کا براہِ راست ذمہ دار ہے۔ اسے ذاتی اور معاشرے کے لیے نہایت نفع بخش فرد بنا دیتا ہے۔ وہ اپنے دین، وطن اور امت کو لاحق خطرات اور سازشوں سے آگاہ رہتا ہے۔ اس کی ہوش مندی سے اسے ترقی ملتی ہے۔ وہ اپنی قوم کو دھوکہ نہیں دیتا اور نہ اس کے خلاف فراڈ میں شریک ہوتا ہے۔ وہ دشمنوں کا جاسوس اور آلہ کار نہیں بنتا۔ وہ فسادیوں اور دشمنوں کا ہتھیار نہیں بنتا۔ بلکہ وہ امن عامہ کے تحفظ کا نہایت سرگرم کارکن بنتا ہے۔ تاکہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکے۔ شخصی اور اجتماعی احساسِ ذمہ داری کسی بھی پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے اہم ترین اساس ہے۔

عنقریب لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، کیا انہوں نے اس نعمت کا شکر ادا کیا اور اس کی حفاظت کی؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝﴾ (التکاثر)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس آیت میں جن نعمتوں کا ذکر ہے وہ امن اور صحت ہیں۔

صحیح بخاری اور مسلم میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حکمران ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا، خاندان کا سربراہ ذمہ دار ہے اس سے اس کے گھر والوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ بیوی اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے، اس سے اس کے بارے سوال ہوگا۔ بیٹا اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے، اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔ لہٰذا تم سب ذمہ دار ہو اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

شریعت اسلامی کا کمال یہ ہے کہ وہ ہمیشہ امن وقرار کے استحکام کے لیے کوششیں کرتی ہے۔ کیونکہ اس میں امت کے دین و دنیا کے عظیم منافع ہیں۔ اسی لیے اسلام نے ہر وہ کام حرام قرار دیا جو امن و امان کو برباد کرنے والا ہے۔ مثلاً ظلم، خیانت، سرکشی، والدین کی نافرمانی، قطع رحمی، سود و رشوت ستانی، چوری اور ڈاکہ وغیرہ۔ جیسا کہ شریعت ناحق قتل، شراب نوشی، بدکاری، بے پردگی اور بے حیائی، غیبت، چغل خوری، مذاق اڑانے، کسی کو حقیر سمجھنے، برے ناموں سے پکارنے، جھوٹی گواہی دینے، جاسوسی کرنے، عیب ٹٹولنے، جھوٹے گمان کرنے وغیرہ جیسے جرائم کو حرام قرار دیتی ہے۔ ہر وہ چیز جس سے معاشرے میں بے حیائی کو فروغ ملے اور معاشرے کے امن وسکون اور اس کی وحدت میں رخنہ پڑے، شریعت اسے حرام سمجھتی ہے۔ شریعت اسلامی نے پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے اس کی فکری حفاظت کا بندوبست بھی کیا ہے تاکہ گمراہ کن شبہات اور افکار اسے نقصان نہ پہنچائیں۔ شریعت نے سرکشی اور انحراف سے بچانے کی تدابیر کی ہیں تاکہ معاشرے میں تشدد، انتشار اور برائی کا راج نہ ہو۔ یہ وہ چیز ہے جس سے امن پسند معاشروں کو سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ اس سے معاشرے انتشار و افتراق اور قتل و غارت کی طرف چل پڑتے ہیں۔ جس سے شریعت کے مقاصد سے خوفناک تصادم ہوتا ہے کیونکہ شریعت کا مقصد یہ ہے کہ امت ایک مضبوط جسم کی طرح متحد و متفق ہو۔

امت اسلام! شریعت اسلام نے امن عامہ کے تحفظ کے لیے حدود اور تعزیرات کا نظام لاگو کیا ہے تاکہ عدل و انصاف کا بول بالا ہو، پولیس، فوج اور سیکورٹی فورسز کو تقویت ملے۔ وہ اس کا اہتمام کریں تاکہ ظالم اور مجرم رک جائے۔ کمزور اور مظلوم کی دادرسی ہو، اور سارا معاشرہ اپنے حقوق کی فراہمی کے ساتھ پرامن زندگی گزارے۔ اور اس پر عدل و انصاف اور رحمت و احسان کا پہرہ ہو۔

پرامن معاشرے کی ایک مضبوط بنیاد یہ بھی ہے کہ تمام لوگ مضبوط اقتصادی قوت بنانے میں شریک ہوں۔ ہر ہنرمند، صاحب فن اور علم ومعرفت رکھنے والا اپنی قوم کی ترقی اور اقتصادی قوت میں حصہ دار بنے۔ تاکہ امت اسلام امن و اطمینان کے ساتھ زندگی گزارے، اسے ہر جانب سے وافر رزق نصیب ہو اور یہ دیگر قوموں کے درمیان باعزت اور پرہیبت مقام حاصل کر سکے۔

اے مسلمانو! امن عامہ کا حصول ایسی بنیادی

ضرورت ہے جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔ یہ کسی ایک تنظیم یا فرد کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ تمام لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ تاکہ تمام افراد، تمام اداروں، علماء، صلحاء، دانشوروں، اہل علم، صحافیوں، قلمکاروں اور سوشل میڈیا کے افراد کی کوششیں متحد ہو جائیں۔ خصوصاً امت اسلام کو درپیش اندرونی اور بیرونی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے یہ از حد ضروری ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ مسلمان اپنے دشمنوں کو پہچانیں اور تمام مسلمان ممالک میں امن عامہ کے حصول کے لیے ان کی کوششیں متحد ہو جائیں۔ خصوصاً بلادِ حرمین شریفین میں جو ارض نبوت اور وحی اور امن و امان کی سرزمین ہے۔

بلاد حرمین شریفین کے امن و امان کا تحفظ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حرمین شریفین کو لوگوں کی بقا اور امن کا ذریعہ بنایا ہے۔ اسے مسلمانوں کے دلوں کا قرار بنایا ہے۔ لہٰذا اس ملک اور اس کے امن وامان کی حفاظت درحقیقت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو پورا کرنا ہے۔ دعائے ابراہیم علیہ السلام ہے:

﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِيْ وَ بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝﴾ (ابراھیم)

''یاد کرو وہ وقت جب ابراہیمؑ نے دعا کی تھی کہ پروردگار، اِس شہر کو امن کا شہر بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔''

لہٰذا اے بندگانِ الٰہی! لڑائی جھگڑا، افتراق و انتشار اور امن و امان کی بربادی یا اس ارض پاک کے حکمرانوں کو کمزور بنانا قطعاً جائز نہ ہوگا۔ اس ملک کے عقیدے اور منہج پر تنقید کرنا بھی درست نہ ہوگا کیونکہ ان کا سرچشمہ قرآن مجید اور سنت رسول ہے، یا جھوٹے الزامات اور باطل دعوؤں کے ساتھ اس کی شہرت کو داغدار کرنا بھی بالکل درست نہ ہوگا۔

کیونکہ بلاد حرمین کا امن و امان درحقیقت پوری امت کا امن و امان ہے اور تمام مسلمان معاشروں کے استحکام وقرار کا ذریعہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (المائدۃ)

''اللہ نے مکان محترم، کعبہ کو لوگوں کے لیے (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا اور ماہ حرام اور قربانی کے جانوروں اور قلادوں کو بھی (اس کام میں معاون بنا دیا) تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کے سب حالات سے باخبر ہے اور اُسے ہر چیز کا علم ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور یہ کہ ہم نے اس گھر (کعبے) کو لوگوں کے لیے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا تھا اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ابراہیمؑ جہاں عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس مقام کو مستقل جائے نماز بنا لو اور ابراہیمؑ اور اسماعیل کو تاکید کی تھی کہ میرے گھر کو طواف' اعتکاف' رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔''

نیز فرمایا:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾

''بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لیے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے اس کو خیر و برکت دی گئی تھی اور تمام جہان والوں کے لیے مرکز ہدایت بنایا گیا تھا۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیمؑ کا مقام عبادت ہے، اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (آل عمران)

بلاشبہ ''عاصفۃ الحزم'' اور اسلامی ملکوں کی مشترکہ جنگی مشقیں ''الرعد الشمال'' ملکی اور عالمی دہشت گردی کے خلاف انحراف، فرقہ پرستی' دشمن اور حاسدوں کے مقابلے اور بلاد حرمین اور تمام اسلامی ملکوں کے امن وامان کی حفاظت کیلئے عزم وحزم کی شاندار مثالیں ہیں۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت غلبہ عطا فرما۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت غلبہ عطا فرما۔ اے اللہ! اپنے دین، اپنی کتاب اپنے نبی کی سنت اور نیک بندوں کی مدد فرما۔ آمین!

چھٹی ڈویژنل بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل فیصل آباد کے امیر قاری محمد ارشد، ناظم اعلیٰ سعید احمد انصاری اور ناظم تبلیغ حبیب الرحمٰن ساجد' عمر فاروق ارشد، محمد یاسر سعید نے دیگر ذمہ داران کے ساتھ تحصیل بھر کے مختلف گاؤں اور چکوک کا دورہ کیا۔ احباب سے بار بار رابطے کے نتیجہ میں تحصیل بھر سے اب تک 35 بسوں ویگنوں کا قافلہ ان شاء اللہ تیار ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے ذاتی سواری کے ساتھ بھی (کل دو ہزار افراد) کانفرنس میں شریک ہونگے۔ تین قسم کے دو ہزار اشتہار، 350 فلیکس، 250 کپڑے کے بینرز اب تک بنائے جا چکے ہیں اور ان میں سے زیادہ تر لگ بھی چکے ہیں۔ مزید 15 عدد بسوں ویگنوں کے لئے اور مزید بینرز و فلیکس کے لئے بھرپور کوشش جاری ہے۔ اسی سلسلہ میں مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل فیصل آباد کے زیر اہتمام 24 مارچ بعد از نماز ظہر بمقام مرکز و جامع مسجد اہلحدیث رضیہ بشیر 29 موڑ امیں پور بنگلہ روڈ میں کارکنان و ذمہ داران کے لئے زبردست تنظیمی تربیتی و اصلاحی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس تربیتی نشست میں لوکل سٹی کونسلز کے چیئرمین وائس چیئرمین سٹی کونسل و کونسلرز نے بھی شرکت کی۔ عمر فاروق ارشد ناظم رابطہ اے۔ وائی۔ ایف ضلع، تھانہ ساندل بار کے امیر قاری محمود الحسن اور ناظم محمد عمر فاروق اور انکے رفقاء نے مہمانان گرامی کا استقبال کیا۔ تربیتی نشست کی صدارت مولانا محمد طیب معاذ نے کی جبکہ مہمان خصوصی مولانا عبدالرحمٰن آزاد، ڈاکٹر طارق عباس چوہدری، علامہ عبدالصمد معاذ، حافظ محمد عارف شاکر، قاری محمد حنیف بھٹی تھے۔ تربیتی نشست سے خصوصی خطابات امیر ضلع و ناظم کانفرنس مولانا عبدالرشید حجازی، جناب پروفیسر نجیب اللہ طارق، جناب الشیخ حافظ محمد شریف نے کئے جن سے تمام احباب جماعت و کارکنان بے حد متاثر ہوئے۔ آخر میں ناظم کانفرنس مولانا عبدالرشید حجازی نے کانفرنس کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کو ہر فرد اپنی کانفرنس سمجھتے ہوئے اس طرح کام کرے کہ اگر وہ بے حد محنت کرے گا تو کانفرنس کامیاب ہوگی اور کارکنان وخطیب حضرات ہر فرد کو کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دیں۔ ان شاء اللہ تمام قائدین اور مرکزی خطیب حضرات بروقت تشریف لائیں گے اسلئے آپ کمر بستہ ہو جائیں۔ مزید تشہیر کی جائے مساجد میں نماز جمعہ کے بعد تعارفی ہینڈ بل تقسیم کئے جائیں اور انفرادی دعوت دی جائے' اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت: مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع فیصل آباد

محبت رسول ﷺ

تحریر

امیر محترم جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد ارشاد خداوندی ہے:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ [سورۃ التوبۃ:۲۴]

مسلمانو! اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے، تمھارے بھائی اور تمھاری بیویاں، تمھارے کنبے، قبیلے اور مال و دولت جو تم جمع کرتے ہو، تجارت اور کاروبار جس میں نقصان ہونے سے ڈرتے ہو اور وہ گھر جو تمھیں بڑے پسند ہیں، یہ ساری چیزیں اگر تمھارے نزدیک اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری اور محبوب ہیں تو پھر تم اس وقت کا انتظار کرو جب اللہ تعالیٰ اپنے عذاب اور سزا کا حکم لائیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسق اور نافرمان لوگوں کو پسند نہیں کرتے۔

محبت رسول ﷺ حب الٰہی کی شاخ ہے:

مسلمان کا اپنے رب سے تعلق، ڈر اور احترام کا بھی ہوتا ہے، محبت اور گہری وابستگی کا بھی ہوتا ہے، فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ [البقرۃ:۱۶۵]

''بلا شبہ ایمان والے تو اللہ کی محبت میں بڑے پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ سے محبت اور گہری وابستگی کا قدرتی نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مسلمان اللہ کے رسول ﷺ سے بھی محبت رکھتا ہے۔ حب رسولؐ اصل میں حب الٰہی کی ایک شاخ ہے اور اس کا نتیجہ ہے۔ رسول ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور یہ اللہ اور رسول کے ساتھ ایک ایسی محبت اور تعلق ہے جس کے بغیر ایمان کبھی مکمل نہیں ہوتا۔ خاص طور پر جب تک نبی محترم ﷺ کی پوری عزت، احترام، وقار اور محبت دل کے اندر نہ ہو، اسلام اور ایمان کا کوئی تصور نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے رسول ﷺ کو بھیجا ہی اس لیے ہے کہ:

﴿لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾

[الفتح:۹]

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان بھی لانا ہے اور رسول کی دین میں مدد بھی کرنا ہے۔ آپ ﷺ کی توقیر، عظمت اور احترام بھی کرنا ہے۔ اسی عظمت اور احترام کی وجہ سے پھر یہ حکم ہوا کہ:

﴿لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾

[الحجرات:۲]

اللہ کے نبی ﷺ کی بات سے اپنی بات کو اونچا مت کرو۔ دیکھنے اور محسوس کرنے میں بھی بات اونچی نہ ہو اور عملی طور پر بھی اونچی نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ دیکھنے میں اور ظاہری طور پر تو تم نے اپنے لہجے کو پست رکھا لیکن جب عمل کا وقت آیا تو اپنی یا کسی اور کی مان لی اور رسول اللہ ﷺ کی بات کو چھوڑ دیا۔ یہ آپ ﷺ کے احترام، عزت، ادب اور آپ کے ساتھ مسلمان کا جو تعلق ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اس کے منافی ہے۔ فرمایا:

﴿لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾

الحجرات: ۱

اللہ اور رسول سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو کہ اپنی عقل، رائے اور قیاس کو آپ کی بتائی ہوئی بات سے زیادہ اہمیت دو یا جہاں تک آپ کسی معاملے میں لے جانا چاہتے ہو، وہاں تک جاؤ، جہاں سے روکنا چاہتے ہو وہاں رک جاؤ، اس سے آگے نہ بڑھو۔ بلکہ مقررہ حدود کی پابندی کرو، یہ اس ادب، احترام اور محبت کا تقاضا ہے۔

ہم رسول اللہ ﷺ سے محبت کیوں کرتے ہیں:

مگر سوال یہ ہے کہ یہ محبت اور احترام کیا ہے، محبت کیوں ہوتی ہے، کیسے ہوتی ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں؟

محبت کیا ہے، دل کی ایک کشش، میلان اور رجحان ہے، کسی کی طرف رجوع ہے، کسی پسندیدہ شخص یا پسندیدہ چیز کے لیے دل کے رجحان، میلان اور کشش کو محبت کہتے ہیں۔ یہ قدرتی اور طبعی بھی ہوتی ہے، جیسے اپنے اقرباء، اپنے ماں باپ، اپنی اولاد، اپنے بہن بھائی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے کرتے ہیں۔

ہم میں سے کسی کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ خون کے رشتے کا تعلق نہیں، اس زمانے میں جو آپ کے قریبی تھے ان کے ساتھ تھا، اب تو ایسی بات نہیں مگر روحانی لحاظ سے آپ ﷺ امت کے بڑے ہیں، امت کے باپ ہیں:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾

''اور ہر قریبی سے زیادہ آپ کا ہر امتی پر حق ہے۔''

اگرچہ بظاہر ہمارا خونی اور نسبی تعلق نہیں لیکن آپ ﷺ کی شفقت کے لحاظ سے، آپ امت کے بڑے اور رہنما ہونے کے لحاظ سے دل میں والد سے زیادہ آپ کیلئے احترام ہونا چاہئے، زیادہ کیوں؟ اس لیے کہ

[لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ] (صحیح البخاری)

''ایمان تو تب مکمل ہوگا جب تم میرے ساتھ وہ تعلق اور محبت رکھو گے جو والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ ہے۔''

نبی کریم ﷺ سے محبت کی دوسری وجہ

دوسری قسم جس کو علماء نے عقلی محبت کا نام دیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کے جمال، کمال، کسی کی خوبصورتی، خوب سیرتی یا اس کے ہمارے اوپر کسی احسان کی وجہ سے اس کی اچھی صورت، سیرت، کمال اور احسان پر غور کر کے شعوری طور پر دل کے اندر محبت پیدا کرنا اور پیدا ہونا ہے۔

جہاں تک کمالِ ظاہری اور خوبصورتی کا تعلق ہے وہ بھی دل کے اندر ایک (اچھی یا بری) کشش پیدا کرتی ہے۔ نبی ﷺ کے اندر یہ تینوں چیزیں موجود تھیں، کمالِ صورت بھی، کمالِ سیرت بھی اور کمالِ احسان بھی۔

جہاں تک ظاہری کمال اور صورت کا تعلق ہے جن لوگوں نے دیکھا، انہوں نے اپنی گواہی کو قیامت تک کتابوں میں محفوظ کیا، جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ جن کی بات

مسلم کی صحیح میں موجود ہے:

[كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ]

اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو سورج اور چاند کی طرح حسن عطا فرمایا ہوا تھا۔ کسی نے اس طرح بیان کیا:

'لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً' [سنن الدارمی، مقدمہ، باب فی حسن النبی ﷺ (۱/۴۴) رقم (۶۰) شعب الإیمان (۲/۱۵۱) الرقم (۱۴۲۰)]

آپ کے باطنی کمالات کی وجہ سے محبت

جہاں تک باطنی اور اندرونی کمالات کا ذکر ہے اور جن کا تعلق انسان کی سیرت اور کردار سے ہوتا ہے، یہ ایک الگ اور مستقل مضمون ہے لیکن اختصار کے ساتھ، اللہ تعالیٰ نے آپ کی سیرت اور کردار کے بارے میں عرش عظیم سے گواہی دی:

﴿إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [القلم:۴]

آپ ﷺ کے اخلاق اور کردار بہت ہی اونچے معیار کے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کی قسم کھائی ہے، اتنی پاک زندگی اور بے داغ سیرت کہ اللہ کریم قرآن پاک میں اس کی قسم کھاتے ہیں:

﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾

[الحجر:۷۲]

نبی کریم ﷺ کے دکھ سکھ کی ساتھی اور غمخوار بیوی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جنہوں نے آپ کے شب و روز کو دیکھا تھا، آپ کی سیرت اور کردار کی عظمت سے اچھی طرح واقف تھیں، پہلی وحی آنے کے بعد ان کی گواہی دی، جب قدرتی طور پہ آپ ﷺ پریشانی اور گھبراہٹ کا شکار تھے کہ اتنی بڑی ذمہ داری مجھ پر ڈالی جارہی ہے، پورے عرب اور پھر پوری دنیا کی اصلاح میں اکیلا کیسے کروں گا، تسلی دینے کے لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے کردار کا خلاصہ چند الفاظ میں بیان کیا:

[إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَ تَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ] (صحيح البخاري)

آپ ﷺ قریبوں، رشتہ داروں اور عزیزوں سے بہترین برتاؤ کرنے والے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں، نادار کو سرمایہ دینے والے، مہمان کی خدمت کرنے والے ہیں اور مصیبت زدگان کی مدد کرنے والے ہیں، اس لیے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بڑے کام میں جو آپ پر ڈالا جارہا ہے، جو ذمہ داری آپ ﷺ پر عائد کی جارہی ہے، اس کام میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں گے۔

محسن انسانیت سے محبت اس لیے بھی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ [التوبة:۱۲۸]

جو چیزیں انسانیت کو تکلیف دینے والی ہیں، ان کی تکلیف کسی اور سے زیادہ آپ ﷺ خود محسوس فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾

[الشعراء:۳]

آپ تو اس غم میں اپنی جان کو ہلکان کررہے ہیں، اس غم میں گھلے جارہے ہیں کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟..... حق پر یقین کیوں نہیں کرتے؟ ..... میرے سچے پیغام کو کیوں نہیں مانتے اور یہ غم کیوں ہے، یہ غم اس لیے ہے کہ اگر نہیں مانیں گے تو ان کا نقصان ہوگا، نہیں مانیں گے تو جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ آپ ﷺ کی ساری تگ ودو انسانیت کو جہنم سے بچانے کے لیے ہے۔ راتوں کی دعائیں، دن کی بھاگ دوڑ، لوگوں سے جدل، بحث اور گفتگو، دور دراز کے سفر، جہاد اور جنگیں، زخم کھانا اور اپنے عزیز ترین، پیارے ساتھیوں کو شہید کروانا، یہ سب کیوں تھا، سب لوگوں تک ہدایت پہنچانے کی کوشش تھی، لوگوں کو جہنم سے بچانے کی کوشش تھی، ان کو آگ سے بچا کر جنت کے راستے پر گامزن کرنے کی کوشش کی۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

[أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِي النَّارِ] (صحيح مسلم)

میری کوشش یہ ہے کہ میں تمھیں کھینچ کر جہنم کے راستے سے واپس لے آؤں۔

یہ ہمدردی و محبت جو آپ ﷺ کو انسانیت، امت کے ساتھ تھی، اس کا لازمی تقاضا پھر یہ بھی ہے کہ امت اور انسان بھی آپ ﷺ کے ساتھ محبت رکھیں۔ آپ بخشش اور مغفرت کی دعائیں کرتے تھکتے نہیں تھے، یہاں بھی آپ کی دعائیں جاری ہیں اور قیامت کے میدان میں بھی جب سب اپنی اپنی جان کی فکر میں لگ جائیں گے۔

نبی کریم ﷺ سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے

یہ محبت ایمان کا لازمی نتیجہ بھی ہے، اسے آپ محبت شرعی بھی کہہ سکتے ہیں، ایسی محبت کہ جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حفیظ جالندھری نے اسی حدیث کا ترجمہ ہی کیا ہے ؎

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اگر یہ محبت دل میں نہیں تو ایمان نہیں اور اسلام نامکمل ہے۔

صحیح بخاری میں ایک اور حدیث ہے جس میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

[ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ]

تین چیزیں ایسی ہیں، اگر تم اپنے اندر پیدا کرلو تو تمھیں ایمان کی حلاوت، مٹھاس اور ایمان کا صحیح ذائقہ مل جائے۔ ان میں سب سے پہلی کیا ہے:

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو اپنے دل میں اس حد تک بسالو کہ کسی اور کا مقام نہ ہو، دل میں کسی اور کے لیے وہ جگہ نہ ہو جو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

نبی کریم ﷺ سے صحابہ کی محبت کا اچھوتا انداز

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بعد میں مسلمان ہوئے تھے، یہ پہلے قریش کے نمائندے اور سفیر تھے، بات چیت کرنے کے لیے آئے، مسلمان مکے سے باہر تھے، انہوں نے جاکر اپنے ساتھی سرداروں کو بتایا کہ مسلمان تو اب محمد ﷺ کی اتنی عزت اور احترام کرتے ہیں کہ تم تصور بھی نہیں کرسکتے:

میں نے دنیا کے دربار دیکھے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی رئیس اور بڑے کی اس کے ساتھیوں نے ایسی عزت، احترام اور محبت نہیں کی جو محمد ﷺ کے ساتھی آپ کی کرتے ہیں، وہ کیا کرتے ہیں؟

[وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ]

مجلس میں باتیں ہورہی ہوں لیکن جب آپ ﷺ بولتے ہیں تو سب خاموش ہو جاتے ہیں، سب اپنی آوازیں بند کرلیتے ہیں:

[وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ.]

میں نے کسی آدمی کو نظر بھر کے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے نہیں پایا، وہ نظریں نیچی رکھتے ہیں، احترام اور ادب کرتے ہیں:

[وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وَضُوْئِهِ.] (صحيح البخاري)

نماز کا وقت ہوا، میرے سامنے آپ ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا، جانثاروں نے وضو کا پانی زمین پر نہیں گرنے دیا، وہ زمین پر گرنے سے پہلے اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیتے تھے اور برکت، تعظیم اور محبت کے لیے اپنے ہاتھوں، بازوؤں اور چہروں پر ملتے تھے۔

اس نے کہا، میرے ساتھیو! اس سے سبق ملتا ہے کہ جو قوم اپنے پیارے اور محبوب قائد کے وضو کا استعمال شدہ پانی نیچے نہیں گرنے دیتی وہ آپ کے خون کے قطرے کب اور کیسے گرنے دے گی، اب ہم ان کے ساتھ نہیں لڑ سکتے، اب صلح بہتر ہے، جس شرط پر بھی ہو مان لینا چاہیے۔

محبت رسول ﷺ کے سامنے ہر چیز قربان

اس حد تک تعلق اور احترام کہ کوئی رشتہ اور تعلق اس سے زیادہ تو دور کی بات ہے، صحابہ کے نزدیک اس کے برابر بھی نہیں تھا، جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور آپ کے بیٹے عبدالرحمن کا آپس میں مکالمہ ظاہر کرتا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیٹا جنگ بدر کے موقع پر مسلمان نہیں تھا، بعد میں اسلام لایا، اس نے مسلمان ہونے کے بعد باپ کو یاد دلایا:

[فَقَالَ لِأَبِيْهِ لَقَدْ هَدَفَتْ لِيْ يَوْمَ بَدْرٍ مِرَارًا فَصَدَفْتُ عَنْكَ.]

میں نے آپ کو پہچان لیا، مجھے پتا چل گیا کہ میدان کارزار میں لڑتے لڑتے آپ میرے سامنے آ گئے، آپ کی توجہ نہیں تھی، اگر میں چاہتا تو ایک ہی وار سے سر قلم کر سکتا تھا لیکن بہر حال مخالفوں کی صفوں میں ہونے کے باوجود میں بیٹا تھا، آپ باپ تھے، آپ میرے محسن اور بڑے تھے اس لیے میں نے وار نہیں کیا:

تاریخ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا جواب یادگار ہے، آپ نے فرمایا: [لَوْ هَدَفْتَ لِيْ لَمْ أَصْدِفْ.]

افسوس کہ مجھے پتا نہیں چلا، اگر تم میرے وار کی زد میں ہوتے تو میں اس وجہ سے وار نہ روکتا کہ تم میرے بیٹے ہو، وار کرتا اور تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کرتا، یہ سمجھ کر کہ تم میرے بیٹے تو ہو لیکن میرے نبی اور اس کے دین کے مخالف ہو۔ [السيرة النبوية الحلبية (۲/۴۱۴)]

یہ ہے وہ محبت اور تعظیم کا جذبہ، جو صحابہ کے دل کے اندر تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ تو خاص آدمی ہیں، عام صحابی حتیٰ کہ عورتیں، احد کی مشہور جنگ میں ایک خاتون صحابیہ کو خبر ملی کہ تیرا باپ، خاوند اور بیٹا باری باری تینوں شہید ہو گئے، لیکن وہ ہر اطلاع ملنے پر کہتی تھی، ہمارے نبی ﷺ کیسے ہیں؟ کیا آپ ﷺ تو محفوظ ہیں؟ اور پھر جب وہ لاشوں کو سنبھالنے کے لیے میدان جنگ میں آئی تو اس نے اپنی آنکھوں سے نبی ﷺ کو آتے دیکھا تو اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے جو تاریخ نے محفوظ کیے ہیں: [كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ.]

مجھ پر باپ، شوہر اور بیٹے کی شہادت کی شکل میں تین مصیبتیں یکدم اور اکٹھی آئی ہیں، لیکن اگر آپ ہیں تو اللہ کی رضا کے لیے ان سب تکلیفوں کو برداشت کروں گی، آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے مجھے اس بڑے نقصان کی پروا تو ہے لیکن وہ نہیں جو ہونی چاہیے۔ [سبل الهدى والرشاد (۱۱/۴۳۱) سيرة ابن هشام (۲/۹۹)]

محبت رسول ﷺ کا چشمہ ایمان ہے

نبی کریم ﷺ سے جو محبت اور تعلق ہے اس کی عجیب کیفیت ہے، یعنی آپ اندازہ کریں کہ ''ہندہ'' جو ابوسفیان کی بیوی تھی، جو اتنی شدید دشمن اور مخالف تھی کہ اس نے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کروایا اور یہی نہیں بلکہ اپنے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے آپ کے سینے کو چاک کر کے دل اور جگر کو نکالا (بدر کی لڑائی میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جو اس کے قریبی رشتہ دار مارے گئے، ان کے بدلے میں اس نے نذر مانی تھی کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو ختم کراؤں گی اور پھر اس کے جگر اور دل کا ہار بنا کر گلے میں پہنوں گی تب میرا دل ٹھنڈا ہوگا)

یہ کام اس نے کیا لیکن جب ایمان لائی تو اس نے کہا کہ چند لمحے پہلے دنیا میں کسی اور سے اتنی زیادہ نفرت نہیں تھی جتنی آپ اور آپ کے پورے گھرانے سے تھی اور اب ایمان اور آپ ﷺ کو دل سے قبول کرنے کے بعد میں محسوس کرتی ہوں کہ آپ کے لیے دل میں جو مقام ہے وہ اور کسی کے لیے نہیں۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ محبت کی یہ جو اعلیٰ اور پاکیزہ ترین قسم ہے، جو ایمان سے پھوٹتی ہے اور ایمان کی بنیاد پر پیدا ہوتی ہے جس میں وہ ساری باتیں جن کا ذکر ہوا، شامل ہوتی ہیں اور عقیدے پر ہوتی ہے، یہ اطاعت اور فرمانبرداری کے بغیر مکمل نہیں ہوتی، وہ ایمان جس کے ساتھ عمل، اطاعت اور فرمانبرداری بھی ہو، اس سے یہ محبت دل میں آتی ہے۔

نبی کریم ﷺ سے محبت کی شاندار مثال

اس صحابی کا واقعہ تو مشہور ہے:

اس نے آ کر کہا، حضور ﷺ! میں آپ کو اپنی جان، مال اور اولاد سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں، آپ ﷺ کو دیکھے بغیر مجھے چین نہیں آتا، گھر اور کاروبار میں ہوتا ہوں، یاد آتی ہے تو سب کچھ چھوڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں آ جاتا ہوں، جب محبت کا یہ جوش ہوتا ہے تو مجھے ایک فکر ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد جنت میں، میں آپ کو دیکھ سکوں گا یا نہیں، آپ ﷺ کے ساتھ رہ سکوں گا یا نہیں، جنت میں چلا بھی گیا، آپ تو انبیاء کے ساتھ اونچے درجات پر ہوں گے، میں آپ کو کیسے دیکھوں گا، اب تو میں سب کچھ چھوڑ کر جس وقت چاہتا ہوں آ جاتا ہوں، وہاں کیا ہوگا؟

آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی جواب آپ نے نہیں دیا، بلکہ آیت کی شکل میں جواب عرش عظیم سے آیا، قرآن مجید کی سورۃ نساء میں آج تک موجود ہے اور قیامت تک رہے گا، آپ ﷺ نے صحابی کو آیت پڑھ کر سنا دی:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ [النساء:٦٩]

جو اطاعت اور فرمانبرداری کرے اللہ اور رسول کی تو یہ لوگ جنت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہوا، انبیاء اور انبیاء کے قریب ترین ساتھی اور ان کی تصدیق کرنے والے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے لوگ اور بڑے بڑے شہداء و صالحین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نبی محترم ﷺ کی سچی، حقیقی محبت عطا کرے اور آپ کی اطاعت کر کے اس محبت کو صحیح معنوں میں مضبوط بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆.....☆.....☆

سعودی سفیر الشیخ عبداللہ بن مرزوق الزہرانی کے ساتھ ایک ملاقات

تحریر: پیغام سٹوڈیو

کون نہیں جانتا کہ بلادِ حرمین شریفین میں دنیا کے دو پاکیزہ ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ واقع ہیں۔ یہ وہ مقامات ہیں کہ جن کی زیارت کی تمنا ہر مسلمان کے دل میں تڑپتی رہتی ہے۔ کسی مسلمان کا دل ان کی زیارت سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ چنانچہ ایک مسلمان ان مقامات سے بھی بے حد پیار کرتا ہے اور ان مقامات کی سرزمین ہونے کے باعث سعودی عرب اور اس کے خدام سے بھی پیار کرتا ہے۔ چنانچہ پیغام ٹی وی اسے اپنی سعادت سمجھتا ہے کہ وہ آج سعودی عرب کے معزز سفیر عبد اللہ بن مرزوق الزہرانی کے ساتھ بات چیت کرنے جارہا ہے۔ ایک ایسے موقع پر کہ جب یمن اور شام کی بگڑتی صورتحال، ایران کے ساتھ کشیدہ تعلقات اور مسلمان ممالک کی طرف سے بنائے گئے فوجی اتحاد کی وجہ سے سعودی عرب عالمی سطح پر تجزیوں اور تبصروں کا خصوصی موضوع ہے، یہ گفتگو مزید اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلے تو ہم اپنے معزز مہمان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان اور پھر اپنے اس انٹرویو میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

نمائندہ: خوش آمدید جناب عالی مرتبت عبد اللہ بن مرزوق الزہرانی صاحب!

سفیر: اللہ آپ کی نگہبانی فرمائے! میں اس محبت پر آپ کا شکر گزار ہوں۔ خوش آمدید۔ مرحبا!

نمائندہ: اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے! یقیناً آپ کے تعارف سے بات شروع کرنی چاہئے۔ چنانچہ پہلے تو آپ ہمارے قارئین وناظرین کو اپنا مکمل تعارف کرا دیجیے!

سفیر: شکریہ! میں سمجھتا ہوں کہ میری ذات پاکستان کیلئے اجنبی نہیں۔ میں یہاں 2005 سے 2009 تک پہلے بھی کام کر چکا ہوں۔ میرا نام عبد اللہ بن مرزوق الزہرانی ہے۔ مجھے خادم حرمین شریفین کی نمائندگی سمیت پاکستان میں سعودی عرب کی سفارت کا اعزاز حاصل ہے۔ میں نے شاہ سعود یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی ہے۔ میں پاکستان کے علاوہ بھی کئی ممالک میں اپنے ملک کی نمائندگی کر چکا ہوں۔ میرا ایک بیٹا، محمد اور تین بیٹیاں ہیں۔ میں خود کو پاکستان کی محبت میں گھرا ہوا پاتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اس برادر ملک کے ساتھ اچھے برادرانہ اور مثالی تعلقات ہمیشہ مستحکم رہیں۔ پاکستانی عوام کے ساتھ بھی، جن کی سعودی عرب میں بہت قدر کی جاتی ہے، ہم بہت محبت کرتے ہیں۔

نمائندہ: آپ نے کتنے ممالک میں خادم حرمین کی نمائندگی کی ہے؟

سفیر: میں نے کئی ممالک میں بطور سفیر کام کیا ہے جن میں، لبنان، مصر، بلجیئم، سری لنکا اور ایران شامل ہیں اور ظاہر ہے آج کل میں پاکستان میں متعین ہوں۔

نمائندہ: ماشاء اللہ، کوئی شک نہیں کہ بلادِ حرمین اسلامی دنیا کا مقدس ترین مرکز ہے، یہاں تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ تمام مسلمان دل سے اس کی توقیر کرتے ہیں۔ پاکستانی مسلمان بھی اس سے کچھ مختلف جذبات نہیں رکھتے۔ یہ فرمائیے کہ آپ ان دو ملکوں کے تعلقات کو کیسا دیکھتے ہیں؟ اور اس کے مستقبل کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟

سفیر: کہا جاتا ہے کہ ایک تصویر ہزار لفظوں سے بہتر ہے۔ آپ نے بھی سعودی رہنماؤں کی تصویریں دیکھی ہوں گی، شاہ عبد العزیز کے دور سے لے کر شاہ سعود، شاہ فیصل، شاہ خالد، شاہ فہد، شاہ عبد اللہ اور خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبد العزیز تک سب نے پاکستان کے دورے کیے ہیں، اسی طرح پاکستانی رہنماؤں نے بھی تمام ادوار میں سعودی عرب کے دورے کیے۔ الحمد للہ! جب سے پاکستان قائم ہوا ہے تب ہی سے یہ تعلق قائم ہے، یہ تعلق بہت مضبوط اور پختہ ہے اور اللہ رب العالمین کا شکر ہے کہ یہ تعلق مزید مضبوطی کی طرف جا رہا ہے۔ اسی طرح دو ملکوں کے مابین ثقافتی اور دینی تعلق بھی ہے جو قبل از قیام پاکستان سے چلا آرہا ہے۔ سعودی عرب اور برصغیر کے مابین ہمیشہ اچھے تعلقات قائم رہے ہیں۔

نمائندہ: یعنی پرانے تعلقات ہیں۔

سفیر: بالکل! جب سے اسلام برصغیر میں داخل ہوا، تب سے یہاں کے لوگوں کا قبلہ مکہ مکرمہ ہے، حج کا مقام بھی مکہ مکرمہ ہی ہے۔ دونوں ملکوں کے عوام کا یہ تعلق ایک نمایاں روحانی اور ثقافتی تعلق ہے۔ ہم اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمارے وطن سعودی عرب کو خدمت حرمین کی توفیق عطا ہوئی ہے۔

نمائندہ: الحمد للہ۔

سفیر: ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستانی حکمران اور پاکستانی عوام ہمارے بھائی ہیں اور انہیں ہم سعودی عرب میں ہمیشہ حجاج، معتمرین اور زائرین کے طور پر خوش آمدید کہتے آئے ہیں۔ اسی طرح سعودی عرب کی ترقی میں شریک کار کے طور پر بھی ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ جب ہم پاکستان اور سعودی عرب کے مابین تعلقات کی بات کرتے ہیں تو ہم بہت سچائی اور بڑی محبت کے ساتھ ان تعلقات کا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام اس تعلق پر فخر کرتے ہیں، اسی طرح دونوں ملکوں کی قیادت بھی فخر کرتی ہے۔ دونوں ملک اس تعلق کو اعزاز سمجھتے ہیں۔ شاید آپ نے دیکھا ہو کہ پاکستانی عوام کے دلوں میں سعودی عوام کے لیے کتنی محبت اور بھائی چارے کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح سعودی عوام کے دلوں میں بھی پاکستانیوں کے لیے ایسے ہی جذبات ہیں۔

نمائندہ: آپ پاکستانی اور سعودی عوام کے باہمی تعلقات اور تعاون کو کس نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

سفیر: بہت محبت اور پیار کی نظر سے، ہم ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔ ہم پاکستانیوں کے ساتھ مختلف میدانوں میں تعاون کرتے ہیں۔ سعودی عرب میں ہمارے درمیان کئی ملین پاکستانی رہتے ہیں۔ اگر تاریخ میں جھانکا جائے تو 60 کی دہائی سے آج تک کئی ملین پاکستانی سعودی عرب میں رہ رہے ہیں۔ اسی طرح سعودی کثیر تعداد میں پاکستان آتے ہیں، تجارت کے لیے، تعلیم کے لیے۔ 60 کی دہائی ہی سے سعودی

طالب علموں کو پاکستان میں سائنسی اور فوجی تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے لیے بھیجا جاتا رہا ہے۔ یہ سکالرشپ پروگرام اب تک جاری ہے۔ یہاں پاکستان میں اس وقت بہت سے طالب علم پاکستانی یونیورسٹیز، کالجز اور انسٹیٹیوشنز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دونوں میں صلہ رحمی کا تعلق بھی پایا جاتا ہے، برصغیر کے کئی لوگ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے جن کا تعلق اپنے رشتہ داروں اور برادریوں کے ساتھ بھی قائم رہا۔ یوں دونوں ملکوں کے تعلق کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔

نمائندہ: آپ کیا سمجھتے ہیں، جو سعودی پاکستان میں مقیم ہیں، یا جو پاکستانی سعودیہ میں مقیم ہیں، دونوں ملکوں میں پاکستانی اپنے سعودی بھائیوں سے کس طرح سلوک کرتے ہیں اور سعودیوں کا پاکستانیوں کے ساتھ کیا رویہ ہوتا ہے؟

سفیر: میں سمجھتا ہوں کہ یہ تعلق بہت عمدہ اور مثالی ہے۔ دونوں صورتوں میں، یعنی پاکستانیوں کا سعودیوں کے ساتھ یا سعودیوں کا پاکستانیوں کے ساتھ۔ ان کا سلوک بہت عمدہ ہے، ان کے مابین تعاون پایا جاتا ہے، محبت اور مودت پائی جاتی ہے۔ سعودی عرب میں کام کرنے والے پاکستانیوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ کچھ لوگ مخصوص نوعیت کے سلوک اور واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہیں، تاہم یہ واقعات انفرادی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ سعودیہ میں کام کرنے والے پاکستانی بہت زیادہ ہیں اور یہ واقعات ان لوگوں کے درمیان انفرادی سطح کے اور گنے چنے ہیں۔ یہ مخصوص واقعات ہیں اور کسی غیر معمولی فکر انگیز برائی کی طرف اشارہ نہیں کرتے۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ بھلا آدمی بھلا ہی ہوتا ہے، چاہے وہ اپنے ملک میں ہو یا دوسرے ممالک میں ہو۔ عربی کی ایک کہاوت ہے کہ ہر شخص کا آئینہ دیکھنے والا دوسرا شخص ہے۔ جب آپ لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتے ہیں تو لوگ بھی ہنس مکھ چہرہ لیے آپ سے حسن سلوک کریں گے۔ اللہ کا شکر ہے کہ حقیقت بھی یہی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے بہت سے استاد پاکستانی ہیں۔ میں جب ہائی سکول میں تھا تو مجھے عربی زبان ایک پاکستانی استاد نے پڑھائی۔

نمائندہ: ماشاءاللہ۔ بہت خوب!

سفیر: یعنی بہت پہلے سے پاکستانی سعودی عرب میں ہیں۔ بچپن میں جس علاقے میں ہم رہتے تھے وہاں کا ڈاکٹر پاکستانی تھا۔ مجھے اس کا نام بھی یاد ہے۔ اس کا نام اقبال چودھری تھا۔ ہم اسے بہت اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور اس کے لیے دعا گو رہتے ہیں۔ آج مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہے، پاکستان میں ہے یا سعودی عرب میں۔ بہر حال دونوں معاشروں کے مابین انسانی تعلق، محبت اور مودت موجود اور قائم ہے اور ان شاءاللہ یہ مودت ومحبت اسی طرح قائم ودائم رہے گی۔

نمائندہ: پچھلے دنوں ایک پھانسی کے تناظر میں بعض لوگ سعودی عدالتی نظام کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ سعودی عدالتی نظام کا طریقہ عمل کیا ہے؟ ناظرین کرام کے لیے تفصیل سے بتا دیجیے کہ سعودی عدالتی نظام کا طریقہ کار کیا ہے؟

سفیر: چونکہ الحمد للہ ہم مسلمان ہیں، تو ہمارے یہاں اس حوالے سے ایک معروف قاعدہ ہے۔ وہ یہ کہ قاضی جنت بھی جاتا ہے اور قاضی جہنم میں بھی جاتا ہے۔ اس قاعدے کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا ضمیر ہی اس کے احکام پر اثر انداز ہوتا ہے، لیکن اس سے بڑھ کر جب سے سعودی عرب کی مملکت قائم ہوئی ہے، تب ہی سے نہایت عمدگی سے عدالتی نظام وضع کیا گیا ہے۔ اس عدالتی نظام کی وجہ سے لوگ کسی پر ظلم کرنے پر کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ یہ نظام واضح اور شفاف ہے۔ یہ نظام کسی کے خلاف کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ عدالتی نظام کے کئی مراحل ہیں۔ ابتدائی عدالتیں ہیں، پھر ثانوی عدالتیں ہیں، پھر اعلیٰ عدلیہ ہے۔ کچھ احکام تو ایسے ہیں جن پر براہ راست بادشاہ کی اجازت لازم ہے۔ خاص طور پر پھانسی یا اس سے ملتی جلتی سزاؤں پر۔ اس کے علاوہ ہمارے یہاں ایک ادارتی کورٹ ہے۔ اسی طرح ہمارے یہاں دیوان المظالم ہے، اس کی ذمہ داری ان شکایات کی تحقیقات کرانا ہے جو سعودی شہریوں یا غیر ملکیوں نے حکومتی اداروں کے خلاف درج کرائی ہوں۔ کسی کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اس پر انگلی اٹھائے۔ عدالت دراصل لوگوں کے ایمان اور ان کی ثقافت کی عکاسی کرتی ہے۔ عدالت سزائیں دینے کی خواہش کی عکاسی نہیں کرتی۔ الحمد للہ! ہماری ثقافت اسلامی ہے، دین بھی اسلام ہے۔ ہماری عدالتیں بھی اسی مفہوم کو واضح کرتی ہیں۔ ملزم خواہ سعودی ہو یا غیر سعودی سبھی کے حقوق کی حفاظت کی اس نظام میں کئی ضمانتیں ہیں۔ کسی پر کبھی ظلم نہیں ہو سکتا۔ جو چاہے سعودی عرب میں جا کر دیکھ سکتا ہے کہ کتنے مقدموں میں غیر ملکیوں یا بیرونی لوگوں کے حق میں اور سعودیوں کے خلاف فیصلہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے یہاں وکالت کا نظام بھی موجود ہے۔ یہ سب ایک انتہائی ترقی یافتہ نظام کے تحت ہے۔

نمائندہ: یقیناً بڑی مفید معلومات ہیں۔ آپ ہمیں مقدمات نمٹائے جانے کی مدت کے بارے میں بھی آگاہ فرمائیے؟

سفیر: ہمارے ہاں مقدمات دیگر ملکوں کی طرح سالوں تک موخر نہیں کیے جاتے۔ اسی طرح ہمارے یہاں عدالتی تحقیق کا نظام بھی ہے۔ اس کا نام ہمارے یہاں الادعاء العام ہے۔ یہ نظام پولیس اور عدالت کے درمیان مل کر تشکیل پاتا ہے۔ یہ انسانی حقوق کی حفاظت کی ایک اور ضمانت ہے۔ آدمی عدالت میں جانے سے پہلے ہی یہاں اپنے دلائل پیش کر دیتا ہے۔ بہت سے مقدمے تو یہیں حل کر دیے جاتے ہیں کیونکہ ادعاالعام میں ہی یہ فیصلہ ہو جاتا ہے کہ دلائل مقدمہ کے لئے کافی ہیں یا نہیں ہیں۔

نمائندہ: تو گویا ناکافی دلائل والے مقدمات عدالت کی طرف نہیں بھیجے جاتے؟

سفیر: بالکل! خیر مختصر آنیہ کہ ہمارا عدالتی نظام بہت ترقی یافتہ ہے۔ اگر اس کا موازنہ کسی بھی دوسرے ملک سے کیا جائے تو یہ بہت ترقی یافتہ ہے۔ اس پر کسی قسم کے شکوک وشبہات اٹھانے کا مطلب سعودی عرب اور اسلام کے لیے برائی کا ارادہ رکھنے کے سوا کچھ نہیں۔

نمائندہ: کچھ اس نظام کی شفافیت کے حوالے سے بھی بتائیے؟ کیا ہم کچھ انتہائی شفاف مقدمات کی مثالیں لے سکتے ہیں، یا بعض افراد یا ملکوں کے مطابق اس نظام میں کہیں کچھ ظلم بھی پایا جاتا ہے؟

سفیر: ظلم کا معاملہ تو بہت بڑا ہے۔ ہم مسلمان ہیں، ہم ظلم

کی طرف داری کبھی نہیں کر سکتے۔ جب کوئی شخص ظلم کے متعلق بات کرتا ہے تو یہ تو بالکل مختلف بات ہے۔ اس کی بات تو کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ ہم غلطیوں کے بارے میں یا گروہ بازی کے بارے میں بات کر سکتے ہیں، اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے تو ہم اس کے لیے واضح کر سکتے ہیں کہ ہمارے یہاں نہ گروہ بندی ہے نہ دانستہ غلطیاں ہیں اور نہ ہی کسی ملزم پر کوئی ظلم کیا جاتا ہے۔ ہم ہر شخص کے حقوق کی حفاظت کے ضامن ہیں۔ شفافیت کے بارے میں یہ کہ وہاں وکلاء موجود ہیں۔ اب ہمارے یہاں وکالت کا نظام بھی قائم ہے۔ ہر شخص اپنا ایک وکیل کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو ایک سے زیادہ وکیل بھی کر سکتا ہے۔ ملزم کے رشتہ دار عام طور پر مقدمے کی سماعت کے وقت موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح سعودی عرب کی عدالتوں میں جو فیصلہ بھی ہوتا ہے اس کا ایک تحریری فیصلہ جاری ہوتا ہے، جس میں تمام اسباب، دلائل اور قرائن رقم ہوتے ہیں جو فیصلہ کی درستی کی دلیل ہوتے ہیں۔ جب کوئی شخص شفافیت نہ ہونے کی بات کرتا ہے تو یہ در اصل ایک عام بات ہے۔ کوئی شخص اسے چیلنج نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ مجھے بتایئے کہ شفافیت کہاں ہے؟ جب آپ بہت سے ممالک کا حال دیکھتے ہیں تو بھلا ان کے یہاں شفافیت کہاں ہوتی ہے؟ یہ چیز ایک ملک سے دوسرے ملک تک مختلف ہو جاتی ہے، تاہم ہم اپنی حد تک یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا عدالتی نظام اس علاقے میں بہترین عدالتی نظام ہے۔

نمائندہ: کوئی شک نہیں کہ ساری دنیا دہشتگردی سے متاثر ہوئی ہے اور مسلمان ممالک بطور خاص اس کی زد میں ہیں۔ سفیر محترم! آپ سعودی عرب کے حوالے سے فرمایئے، کس طرح سے اسے دہشتگردی کا سامنا رہا اور سعودی عرب نے دہشتگردی سے نمٹنے کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی ہے؟

سفیر: کچھ شک نہیں کہ دہشتگردی ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ ایک شخص انفرادی طور پر اس کی تشریح نہیں کر سکتا۔ لوگوں نے اس مسئلہ کی تشریح کرنے میں اس کا مقابلے کرنے سے زیادہ محنت کی ہے۔ اگرچہ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی اس مسئلہ کو سمجھنا لازم ہے۔ دہشتگردی کے بارے میں یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ایک جدید مسئلہ ہے۔ یہ بہت قدیم ہے۔ تاہم کئی مواقع پر ناانصافی کرتے ہوئے اسے مسلمانوں اور مسلمان ممالک کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت میں غلط رویہ ہے۔ جب آپ مخصوص لوگوں کو مخصوص نگاہ سے دیکھنے لگتے ہیں تو ان سے بھی توقع یہی ہوتی ہے کہ وہ بھی ایسا ہی رویہ اپنائیں گے۔ سعودی عرب بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جسے دہشتگردی کا سامنا رہا ہے۔ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ دہشت گردی باہر کے ان عناصر کی طرف سے مسلط کی گئی جو سعودی عرب کے بد خواہ ہیں، اور کبھی جاہل عناصر کی طرف سے سعودی عرب کو دہشتگردی کا نشانہ بنایا گیا، جن کے پاس کچھ علم نہیں اور نہ ان کے پاس کوئی معلومات ہیں۔ جو اپنے ہی ملک، اپنی ہی ثقافت اور اپنے ہی ملک کے خلاف نکلنے کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ان عناصر نے استعمال کیا ہے جن کے بارے میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ اس ملک کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ انہیں سعودی عرب کا امن وسکون پسند نہیں اور جو چاہتے ہیں کہ سعودی عرب اس مقام پر فائز نہ ہو جس مقام پر وہ آج فائز ہوا ہے، چاہے وہ عالم اسلامی کی خدمت کے حوالے سے ہو یا بین الاقوامی معاشیات کے حوالے سے یا ملکوں کے مابین تعلقات کے حوالے سے۔ دہشتگردی کا دو طرح منفی استعمال کیا گیا ہے: ایک یہ کہ اسلام کے چہرے کو داغ دار کرنے کے لیے اور سعودی عرب کا چہرہ داغ دار کرنے کے لیے۔ پھر ممالک کو ترقی اور تمدن کی راہ سے ہٹا کر دہشت گردی میں مشغول کر دینے کے لئے بھی ہے۔ دہشتگردی عام طور پر غیر ملکی مداخلت کا ردعمل رہی ہے، چاہے یہ مداخلت فکری ہو یا مجرمانہ۔ ان شاء اللہ اس کی عمر بہت مختصر ہوگی اور جلد یہ اپنی موت آپ مر جائے گی۔ بالکل اسی طرح جیسا کہا گیا ہے کہ: ''جو جھاگ ہے وہ اڑ جایا کرتا ہے اور جو چیز انسانوں کے لیے نافع ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔'' (الرعد: 17)۔ اور یہ تو بدترین جھاگ ہے۔

نمائندہ: مجھے وہ دہشتگردانہ کارروائیاں یاد آ رہی ہیں جو دہشتگردوں نے سعودی عرب میں کیں۔ سعودی حکومت نے اس کا مقابلہ کیسے کیا؟ پھر یہ کہ دہشتگردی، تکفیر اور انتہا پسندی کا مقابلہ سعودی عرب نے کس طرح کیا ہے؟

سفیر: بہت عمدہ سوال ہے۔ اول تو یہ کہ ہمارے عوام اور تمام طبقات اس مسئلہ کے حل کے لیے قائدین کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ان کے درمیان تعاون ہے۔ عوام حکمرانوں کی صدا پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ وہ سب سمجھتے ہیں کہ دہشتگردی اسلام اور سعودی عرب کے لیے ایک واضح خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ اس کے مقابلے کیلئے مختلف ذرائع اپنائے گئے ہیں۔ جن میں ایک سختی برتنا بھی ہے۔ مستعدی کے تمام تر معانی کے ساتھ ہم مصروف عمل ہیں۔ فوج کے چوکنے رہنے اور ان عناصر کا مکمل ہمت کے ساتھ مقابلہ کرنے میں مستعدی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح اس فکر سے جنگ کرنا بھی اس میں شامل ہے، جس کے بارے میں کچھ عناصر ناانصافی سے کام لیتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اسلامی ہے۔ ہمارے یہاں کچھ نظریاتی سطح پر اس کا مقابلہ کرنے والے ادارے بھی قائم ہیں جیسے کہ نصیحت پروگرام۔ یہ ایک بہت بڑا مرکز ہے جس کا نام امیر نائف مرکز ہے، جس کا کام بھٹکے ہوئے عناصر کو دلائل سے سمجھانا ہے، یہ ادارہ کامیابی سے اپنا کام کر رہا ہے۔ یہ پروگرام حقیقت میں بڑی کامیابی کے ساتھ کئی لوگوں کو سمجھانے میں کامیاب ہوا ہے۔ بین الاقوامی طور پر اس فکر کے علاج میں یہ ایک مثال بن چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مرکز نے اپنا کردار بڑی کامیابی کے ساتھ ادا کیا ہے۔ دہشت گردی کے مقابلے کے مزید طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ مختلف اسلامی ممالک کے ساتھ تعاون کیا جائے تاکہ اس مسئلہ پر قابو پایا جا سکے۔ تکفیر کے حوالے سے یہ کہ تکفیر دوسروں پر زیادتی کرنے کا راستہ ہے۔ بہت سے لوگوں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے۔ کچھ لوگ تو اس میں جہالت کی وجہ سے گرفتار ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں بہت سے لوگ جہالت کی بنا پر دوسروں کو کافر کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ سعودی عرب میں ہمارے درمیان کئی ملین غیر ملکی رہتے ہیں جن میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔ ان میں سے کئی لوگوں نے ملک کی تعمیر وترقی میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ اس لیے ہم حقیقتاً ان کے لیے بہت عزت اور احترام کے جذبات رکھتے ہیں۔ ہم اپنے تمام مخالفین کی، یعنی دینی

یا مذہبی مخالفین کی قدر اور عزت کرتے ہیں۔ ہم اس کے دین پر یا مذہب پر قائم رہنے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اکٹھے رہیں۔ انسان ہونے کے ناطے افراد اور معاشرے ایک دوسرے سے محبت کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو'' (الحجرات:13)۔

نمائندہ: یقیناً تکفیر ایک بدترین مسئلہ ہے۔

سفیر: یقیناً یہ معاملہ بہت بڑا ہے۔ اسے افراد کے سپرد نہیں کرنا چاہیے کہ وہ جسے چاہیں کافر کہیں اور جسے چاہیں کافر نہ کہیں، جسے چاہیں مسلمان قرار دادیں اور جسے چاہیں غیر مسلم کہہ دیں! اس طرح سے لوگوں پر حکم لگانا دین اسلام کی روح کے منافی ہے۔ یہ بھی جان لینا چاہیے کہ تکفیر بہت بڑا مسئلہ ہے اور دین اسلام نے اس کے کئی ضوابط متعین کیے ہیں۔ مسلمان ان ضوابط کو بالائے طاق رکھ کر تکفیر کے میدان میں نہیں کود سکتا۔

نمائندہ: حالات کے حالیہ تناظر میں، بالخصوص عاصفۃ الحزم، اعادۃ الامل، فوجی اتحاد اور ایران کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے آپ سعودی عرب کو کس حال میں پاتے ہیں؟ کیا سعودی عرب آج مشکل ترین مرحلے میں ہے یا سعودی عرب ایسے حالات کا پہلے بھی مقابلہ کر چکا ہے؟

سفیر: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''درحقیقت ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے'' (البلد:4)۔

نمائندہ: مشقت۔ جی بالکل درست۔

سفیر: مشقت درحقیقت انسانی زندگی کا لازمہ ہے۔ اللہ کا کرم ہے کہ ہم سعودی عرب میں شاہ سلمان کے زیر قیادت اور اس سے پہلے دیگر شاہوں کے زیر سرپرستی، اپنی مشکلات کا مقابلہ مکمل دلیری کے ساتھ کرتے آئے ہیں۔ ہمارے اندر اتنی دلیری ہے کہ ہم اپنے اوپر آنے والی مصیبتوں کا مقابلہ کر سکیں۔ ہم ان کا مقابلہ صبر، ہمت اور حکمت سے کرتے ہیں۔ ایسے مواقع پر ہم سعودی قیادت کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مشکل راستہ یقیناً انتہائی کڑوا ہوتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تمام دشمن اور تمام مخالفین دانشمندی اور حکمت کی طرف لوٹ آئیں اور دین اسلام کی ہدایت کے مطابق عقل، حکمت اور سمجھ داری اپنائیں۔ جب سے سعودی ریاست قائم ہوئی ہے تب ہی سے یعنی کئی عشروں سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم حرمین شریفین کے اعزاز یافتہ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ عالم اسلام میں امن قائم ہو جائے تاکہ لوگ علم حاصل کر سکیں، ترقی کر سکیں اور اپنے دین کو بہتر اور مثالی انداز میں سیکھ سکیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس کے خلاف کام کرنے والی طاقتیں اپنا کام کر رہی ہیں۔ یہ طاقتیں اسلام اور عالم اسلام کی خیر خواہ نہیں ہیں۔ چاہے وہ یہ کام جان بوجھ کر کر رہی ہوں یا نادانی کی بنا پر۔ اسی طرح بعض طاقتیں توسیع کی خواہش رکھتی ہیں اور اپنی حیثیت سے بڑھنے کی کوشش میں ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اپنی حیثیت پہچانیں اور عالم اسلام میں اپنے مقام کو مدنظر رکھیں۔ عالم اسلام اس طرح کی گمراہیوں اور خرافات کے دھوکے میں آنے سے بالاتر ہے جو اس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر رہی ہیں اور جو بین الاقوامی دنیا میں اپنا مقام پیدا کرنے میں مانع ہے۔

نمائندہ: اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے۔ سعودی عرب میں چند دہشتگردوں پر حدیں نافذ کرنے کے بعد آوازیں بلند ہونے لگی ہیں۔ بعض ملکوں نے دہشتگردوں پر شرعی حدیں قائم کرنے کی مذمت کی ہے۔ آپ ان آوازوں کی کیا وجہ سمجھتے ہیں؟

سفیر: دراصل عمومی مذمت نہیں کی جا رہی، بلکہ صرف ایک ملک ہے جس کے ساتھ کچھ لوگ ملے ہوئے ہیں، انہوں نے ان احکام کے بارے میں کچھ شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ وہ شکوک بھی نہیں پھیلا سکے، سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ حق کو ظاہر کر ہی دیتا ہے۔ انہوں نے تمام احکام پر شکوک نہیں ابھارے بلکہ ان میں سے صرف ایک شخص کے بارے میں اعتراض کیا ہے جبکہ باقی احکام کی وہ بھی تائید کرتے ہیں۔ اگرچہ تمام احکام ایک ہی عدالتی کمیٹی نے دیئے ہیں۔

نمائندہ: بتائیے کہ شیخ نمر کا کیا معاملہ ہے؟ جس کے متعلق بہت سی آوازیں اٹھی ہیں اور میڈیا میں بھی اس کا چرچا ہونے لگا ہے؟ حقیقت کیا ہے؟

سفیر: انتہائی اختصار سے بتانا چاہوں گا کہ وہ حقیقت میں ایک سعودی شہری ہے، جس پر سعودی نظام نافذ ہوا ہے جس طرح دیگر شہریوں پر نافذ ہے۔ جب کوئی شخص غلطی کرتا ہے تو دین اسلام میں اسے سزا دینے میں کوئی امر مانع نہیں ہوتا۔ سزا سے پاگل کو بچایا جا سکتا ہے، بچے کو بچایا جاتا ہے اور سوئے ہوئے شخص کو استثنا حاصل ہوتا ہے، جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ان پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔ تاہم جوان، عقلمند اور مکلف اشخاص کو جرم پر سزائیں دی جاتی ہیں۔ دنیا بھر میں مجرموں کو سزائیں دی جاتی ہیں اور آخرت میں بھی ان کا حساب لیا جائے گا۔ اسلامی نظام عدالت میں کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا جاتا۔ کسی کو مقام و مرتبہ کی بنیاد پر فوقیت نہیں دی جاتی۔ جو غلطی کرتا ہے اس کا حساب لیا جاتا ہے۔ جیسے میں نے آپ سے کہا کہ وہ سعودی شہری تھا، اس نے قانون کی خلاف ورزی کی، وہ قانون کے خلاف اٹھا، سعوی عرب کے امن وامان کو للکارا۔ اس لیے اسے عدالت کے سامنے پیش ہونا تھا اور ہماری عدالتیں جیسے میں نے آپ سے کہا ہے کہ سعودی عدالتیں بااختیار ہیں، کسی کا ان پر کوئی زور نہیں۔ عدالت میں فیصلے اللہ سے ڈرتے ہوئے کیے جاتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے کیے جاتے ہیں کہ ہم سب نے اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک دن حساب کے لیے کھڑے ہونا ہے۔

نمائندہ: کیا ان کی مسلح جدوجہد بھی تھی؟ اس شیخ کی جسے پھانسی دی گئی ہے؟

سفیر: کچھ عرصے سے وہ سعودی عرب کے خلاف کام کر رہا تھا اور سعودی نظام معیشت کے خلاف کام کر رہا تھا۔ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ۔ وہ اکیلا نہ تھا، بلکہ اس کے ساتھ کچھ لوگ ملے ہوئے تھے۔ مختصراً یہ کہ اس نے کچھ ایسے کام کیے جو قانون کے مطابق جرم سمجھے جاتے ہیں اور قانون اس پر نافذ کیا جانا تھا۔

نمائندہ: اس معاملے اور ایران کے سعودی سفارتخانے کو جلائے جانے کے بعد، سعودی عرب نے بھی ایران کے ساتھ قطع تعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔ کیا یہ درست اقدام ہے؟

سفیر: تعلقات منقطع کرنا سفارتی تعلقات کا ایک انداز ہے۔ کسی ملک کے موقف پر غصہ ظاہر کرنے کا یہ بھی ایک طریقہ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ انداز سفارتی آداب کا ایک مانا ہوا حصہ ہے۔ سعودی عرب نے یہ انداز ایرانی

غلطیوں کے ردعمل کے طور پر اپنایا ہے جو ان سے تہران میں سعودی سفارتخانے اور مشہد میں قونصل خانہ کے حوالے سے ہوئیں۔ میں یہ بھی ذکر کرتا چلوں کی بین الاقوامی قوانین سفارتخانوں کی حفاظت کے ضامن ہیں اور ان کی حفاظت و اہمیت واضح کرتے ہیں۔ ہمارے سفارتخانے کو زیادتی اور آتش زدگی کا نشانہ بنایا گیا اور سفارتکاروں کے ساتھ بدتمیزی کی گئی۔ ایسے اعمال دین اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''میں سفارتکاروں کو قتل نہیں کرتا''۔ جب آپؐ کے پاس کوئی وفد آتا تو آپؐ اس کی بات سنتے تھے۔ وہ جو بھی کہتا تھا، حتیٰ کہ جب وہ آپؐ کے سامنے کفر کی بات کرتا یا تنقید کرتا تو آپ اس کے حقوق کی پاسداری کرتے۔ ہمارے سفارتخانے کے ساتھ جو رویہ روا رکھا گیا ہے یہ دراصل بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے مقابلے میں اس زیادتی کو روکنے کے لیے بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے یہی راستہ اختیار کیا جاسکتا تھا کہ تمام تر تعلقات ختم کرنے کا اعلان کیا جائے جو بین الاقوامی قوانین میں مانا ہوا طریقہ ہے اور ڈپلومیٹک قوانین کے عین مطابق ہے۔ یہاں تک کہ دوسرا گروہ سمجھ داری کی طرف لوٹ آئے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرلے اور یہ عہد کرے کہ وہ سفارتخانوں کو عزت واحترام کی ضمانت دے گا جس کی ضمانت بین الاقوامی قوانین میں موجود ہے۔

نمائندہ: آپ کیا سمجھتے ہیں، ان حالات میں امت اسلامیہ کا کیا کردار ہونا چاہیے؟

سفیر: الحمد للہ! امت اسلامیہ میں بہت بھلائی ہے۔ اگر ہمیں بظاہر ایسی چیز نہ بھی دکھائی دے تب بھی امتِ اسلامیہ میں بہر حال بہت بھلائی ہے۔ امت اسلامیہ جانتی ہے کہ درست کیا ہے اور غلط کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ صحیح کیا ہے اور غیر صحیح کیا ہے؟ وہ جانتے ہیں جو سلوک سعودی سفارتخانے کے حوالے سے روا رکھا گیا، وہ انتہائی برا ہے اور وہ اسلامی روح کے بالکل خلاف ہے۔ اسی طرح یہ اعمال اس ملک کے اپنے دعووں کے بھی خلاف ہیں کہ وہ امت اسلامیہ کی وحدت کے لیے کام کررہا ہے۔ کیسی وحدت، نہ جانے وہ کن بنیادوں پر اس اتحاد کو کھڑا کرنا چاہتا ہے؟ میں آپ کو پھر سے کہتا ہوں کہ ہم سعودی عرب میں شریعت اسلامیہ کے ضابطوں کے مطابق کام کرتے ہیں اور دوسروں کی قدر کرتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے بین الاقوامی تعلقات کا حصہ ہیں۔ دوسروں سے قدر اور احترام کروانے کے لیے ہمیں پہلے ان کی قدر اور احترام کرنا چاہیے۔ ہمیں دوسروں کی قدر کرنی چاہیے تاکہ وہ بھی ہماری قدر کریں۔ اس لیے ہم بین الاقوامی زندگی میں ضابطوں کی تائید کرتے ہیں، ملکوں کے مابین تعاون کو فروغ دینا چاہتے ہیں، چاہے ان کی ثقافت اور دین مختلف ہی کیوں نہ ہو۔ ہم دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہماری قدر کریں گے، سعودی عرب کی قدر کریں گے اور ثقافتی، دینی اور معاشی اختلاف کی قدر کریں گے۔ تاہم یہ بات بھی لازم ہے کہ ہماری داخلی خود مختاری کا بھی خیال رکھا جائے۔

نمائندہ: پاکستان میں قدرتی آفات کے موقعوں پر بھی سعودی عرب کی قابلِ قدر خدمات ہیں۔ اس سلسلے میں بھی ہمیں کچھ تفصیل سے آگاہ فرمائیے؟

سفیر: میں سمجھتا ہوں کہ پہلے ہمیں سفارتخانے کی خدمات کے بارے میں بات کرلینا چاہیے۔ یہاں ہم روزانہ ہزاروں ویزے لگاتے ہیں۔ جن میں حج وعمرہ کے اور پھر ورک اور وزٹ ویزے شامل ہیں۔ ہم دونوں ملکوں کے مابین روابط کا لحاظ کرتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ لوگوں کی بڑی تعداد عمرہ اور حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ گزشتہ حج سیزن میں ہم نے ڈیڑھ لاکھ ویزے لگائے، اس دفعہ ویزے کم اس لیے لگائے گئے کہ مکہ مکرمہ میں حرم کی توسیع کا کام جاری ہے۔ توسیع کے بعد ان شاء اللہ ویزوں کی تعداد پھر سے اتنی ہی کردی جائے گی جتنی چند سال پہلے تھی۔ چونکہ عمرے کا سیزن طویل ہوتا ہے، ماہ صفر سے ماہ شعبان تک عمرہ جاری رہتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس طویل سیزن کے دوران لوگوں کی بڑی تعداد کو زیارت کا موقع مل جاتا ہے۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ سعودی عرب جائے، عمرہ کرے، دس سے پندرہ دن وہاں گزارے، کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ مستقل وہیں مکہ یا مدینہ میں رہ جائیں۔ ظاہر ہے کہ سعودی عرب نے اس بات کو بہت اہمیت دی ہے اور اس حوالے سے سعودی حکومت کی خدمات مثالی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کہ الحمد للہ پاکستانی حجاج اور زائرین بہترین حجاج ہوتے ہیں۔ وہ جگہ کے تقدس کا خیال رکھتے ہیں اور دوسرے حجاج اور زائرین کے ساتھ برادرانہ سلوک کرتے ہیں۔ سفارتخانے کے علاوہ کراچی قونصل خانہ بھی ہے جو پاکستانی بھائیوں کی خدمت کے سلسلے میں سفارتخانے کی تمام سرگرمیوں میں شریک رہتا ہے۔ اسی طرح تجارتی ویزے بھی دیے جاتے ہیں۔ یہ ویزے ان لوگوں کے لیے ہوتے ہیں جو سعودی عرب میں سعودی بھائیوں کے ساتھ تجارتی مواقع تلاش کرنے کے لیے جانا چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ تجارتی امور میں تعلقات بڑھائے جائیں، ہماری خواہش ہے کہ اسے مزید وسیع کیا جائے، تاہم یہ سب تاجروں کے رویے اور ان کی طرف سے آغاز کرنے پر منحصر ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ راس المال ہمیشہ بڑا محتاط اور بزدل ہوتا ہے۔

نمائندہ: جی ہاں! تاجر قدم بڑھانے سے پہلے سو بار سوچتا ہے۔ ظاہر ہے کہ تاجر اپنے معاملات ہم سے زیادہ بہتر انداز میں سمجھتے ہیں۔ یقیناً ہر فن کے کچھ خاص آدمی ہوتے ہیں!

سفیر: خیر، سعودی عرب نے ہر آڑے وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ چاہے یہ قدرتی آفتوں کے وقت ہو یا پاکستان کسی اور مشکل وقت سے گزر رہا ہو اور حالات کا تقاضا پاکستان کا ساتھ دینا ہو۔ ہم الحمد للہ! ہر وقت پاکستان کے قریب اور ساتھ ہوتے ہیں۔ حالیہ زلزلے کے وقت ہم نے اسی دن اپنے پاکستانی بھائیوں سے بات کی تھی کہ ضرورت ہے تو ہم حاضر ہیں۔ اگر ہمارے لائق کوئی کام ہے، تاہم الحمد للہ! اس میں اتنا بڑا نقصان نہیں ہوا جتنا پچھلے زلزلے میں ہوا تھا۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ پاکستان میں ترقی ہو اور اس سے آفتیں دور رہیں، زلزلے اور سیلاب بھی دور رہیں۔ ہم پسند کرتے ہیں کہ پاکستانی بھائی اخوت، سلامتی، امن وچین اور محبت کے ساتھ رہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ پاکستان اللہ کی مہربانی سے تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔ برے لوگوں کی برائی سے بھی محفوظ رہے اور قدرتی آفتوں سے بھی محفوظ رہے۔

نمائندہ: آمین! اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے۔ دونوں ملکوں کے مابین کچھ تجارتی تعاون کے بارے میں بھی

بتایئے! کیا دونوں ملکوں میں اس حوالے سے کچھ معاہدے بھی ہوئے ہیں؟

سفیر: سعودی عرب میں پاکستانیوں کے بہت سے تجارتی معاملات ہیں۔ ظاہر ہے کہ دونوں حکومتیں تو تجارت میں حصہ نہیں لیتیں۔ تاہم یہ دونوں ملکوں کے تاجروں کے کام ہیں۔ سعودی تاجروں نے بھی پاکستان میں انویسٹمنٹ کی ہے۔ اسی طرح سعودی ترقیاتی فنڈ ہے جو بہت سے پراجیکٹس کو مال فراہم کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عنقریب ہم بہت سا تعاون دیکھیں گے اس حوالے سے تعاون مزید وسیع ہو جائے گا۔ بہت پہلے سے کوششیں تھیں کہ پاکستان کو تجارتی راستہ بنایا جائے، جیسا کہ چین معاہدے میں آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت سے پراجیکٹس کے بارے میں ابتدائی کام جاری ہے، لیکن آپ جانتے ہیں کہ ایسے معاملات میں کچھ وقت درکار ہوتا ہے تاہم امید ہے کہ بہت جلد اچھی چیزیں سامنے آئیں گی۔

نمائندہ: مختصراً سعودی سفارتخانے کی خدمات کا ذکر کر دیجیے۔

سفیر: جیسا کہ میں نے کہا ہے، سفارتخانے کا بنیادی کام سعودی عرب کی نمائندگی کرنا ہے، ڈپلومیٹک نمائندگی کرنا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ملک دوسرے ملک کا اعتراف کرتا ہے اور دونوں ملکوں کے مابین دوستی قائم ہے۔ دونوں ملکوں کے مابین رابطہ موجود ہے۔ وزارتوں کے درمیان، یہاں ایک وزارت ہے، وہاں ایک وزارت، ہم یہاں کی وزارتوں کا وہاں کی وزارتوں سے رابطہ کراتے ہیں۔ دونوں حکومتوں کے مابین رابطہ کرواتے ہیں۔ اسی طرح ویزا پراسیس ہے جس طرح کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ الحمدللہ پاکستان میں ویزوں کا کام بہت زیادہ اور کشادہ ہے۔ اسی طرح بطورِ انسان لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا ہوتا ہے۔ ہم لوگوں سے تعارف اور ان کی زیارت کی غرض سے جاتے ہیں۔ جس طرح آپ ماشاء اللہ آپ بھی سعودی عرب میں رہے ہیں، انسانی اور فطری تعلق نوکری اور تعلیم سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ آپ کا نئے دوستوں کے ساتھ تعارف ہوتا ہے۔ میں پاکستان میں تھا۔ پھر میں دوسرے ممالک میں چلا گیا اور یہاں کے دوستوں کے ساتھ رابطے میں رہا۔ الحمدللہ میں پھر یہاں لوٹ آیا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں کمائی جانے والی بہترین چیز دوستی اور برادرانہ تعلق اور وابستگی ہوتی ہے جس کا اثر انسان کے نفس پر بھی ہوتا ہے اور اس کے کام پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

نمائندہ: کیا ہی اچھا ہو کہ ہماری یہ ملاقات آپ کی کسی پاکستانی کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ پر ختم ہو۔

سفیر: حقیقت یہ ہے کہ واقعات بہت سے ہیں، سب کے سب محبت اور مودت بھرے ہیں۔ تمام واقعات فخر سے سر اٹھانے والے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے پاکستان میں دو مرتبہ کام کیا ہے۔ میں نے اس ملک میں سعودی عرب کی دو مرتبہ نمائندگی کی ہے۔ اسی طرح میں اس ملک کے با وقار اور محترم دوستوں پر فخر کرتا ہوں، تمام دوستوں پر، چاہے وہ سیاست دان ہوں یا میڈیا کے لوگ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے بڑے فخر کا احساس ہوتا ہے جب میں معاشرے کے تمام افراد سے بات کرتا ہوں، مختلف ادیان، مذاہب اور مختلف سیاسی جماعتوں کے لوگوں سے بات کرتا ہوں اور سعودی نمائندے کے طور پر ان کی طرف سے بھرپور ضیافتیں پاتا ہوں جس طرح اس سے قبل ڈپلومیٹک ٹیم کے حصے کے طور پر پاتا رہا ہوں۔ اسے دیکھ کر مجھے دلی سکون ہوتا ہے اور پاکستان کے تمام لوگوں سے محبت کے جذبات ابھرتے ہیں۔ میں ان سب کی بہت قدر کرتا ہوں چاہے وہ قیادت ہو، عوام ہوں، یا پاکستانی آرمی ہو۔ ان سب کے لیے ہماری طرف سے بہت محبت اور بہت احترام ہے۔

نمائندہ: اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے! ایک مرتبہ پھر ہم اس محبت بھری ملاقات پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔

سفیر: آپ کا بھی بہت شکریہ

بقیہ خوشامد اور اس کی ممانعت

نے کبھی بھی پسند نہیں فرمایا، یہاں تک کہ نیک اور صالح معنی رکھنے والوں کے نام بھی تبدیل کر دیئے گئے اس سلسلہ میں ایک حدیث مبارکہ میں کھلی وضاحت موجود ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام برّہ تھا (اس کا معنی ہے نیک اور صالحہ) تو ان سے کہا گیا کہ آپ خود ہی اپنی تعریف کرتی ہیں (کہ نام پوچھا جائے تو جواب میں کہتی ہیں برّہ یعنی صالحہ) اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رضی اللہ عنہا رکھ دیا۔" (ابن ماجہ)

غور فرمائیں کہ کسی کی تعریف و توصیف کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر غیر مناسب اور برا سمجھا کہ وہ نام ہی تبدیل کر دیئے تاکہ اس مسئلہ کی سنجیدگی کو ملحوظ رکھا جا سکے۔

ہمارے معاشرہ میں ایک دوسرے کی تعریف کو اخلاقیات سے عبارت کیا جاتا ہے اور ہم بالواسطہ و بلاواسطہ کسی کی تعریف کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، یہ برائی دنیا دار اور دین دار دونوں طبقات میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس امر کی اس لئے بھی ممانعت فرمائی گئی ہے کہ کسی بھی شخص کو اپنے تقویٰ اور نیک اعمال پر ناز اور فخر نہیں کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو دوسروں سے برتر اور بزرگ نہ سمجھنا چاہئے بلکہ اسے ابتداءً اپنی پیدائش پر نظر رکھنی چاہئے کہ وہ کن کن حالتوں سے گزر کر اس مقام تک آیا ہے اور کیا وہ حالتیں اس قابل ہیں کہ ان پر فخر کیا جا سکے۔ مٹی کے بعد اس کی پیدائش پانی کے ایک غلیظ اور حقیر قطرہ سے ہوئی پھر وہ ایک مدت اپنی ماں کے پیٹ کی غلاظتوں میں پرورش پاتا رہا اور اب اگر وہ ایمان لے آیا ہے یا کچھ نیک عمل بجا لا چکا ہے تو اسے اپنے منہ میاں مٹھو بننا کیونکر زیب دیتا ہے۔ پھر اسے یہ بھی معلوم نہیں اور نہ ہی یہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ ہے کہ وہ آئندہ زندگی میں کس قسم کے اعمال کر کے مرنے والا ہے کیونکہ زیادہ تر اعتبار تو انہی اعمال کا ہو سکتا ہے جو اس نے اپنی آخری زندگی میں انجام دیئے ہوں اور اس کے ایسے ہی اعمال پر اس کی اخروی جزا و سزا یا فلاح کا انحصار ہوگا۔ ان آیات و احادیث مبارکہ کی روشنی میں کوئی ابہام باقی نہیں رہتا کہ کسی کی اس کے منہ پر تعریف کرنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ اس لئے ہمیں اس قبیح عمل سے مکمل گریز و پرہیز کرنا چاہئے۔

خوشامد اور اس کی ممانعت

جناب امیر افضل اعوان

آج معاشرہ میں ایک دوسرے کی خوشامد وتعریف کرنے بلکہ کسی کی اچھائی کو بڑھا، چڑھا کر بیان کرنے کی روش اس قدر عام ہے کہ اگر کوئی کسی جگہ ملاقات کی صورت میں یا کسی اور سے تعارف کے وقت ہماری خوبیوں کا بیان نہ کرے یا ہماری بڑائی کا ذکر نہ کرے تو ہم برا مناتے ہیں، یہاں تک کہ دل میں آئندہ کے لئے اس شخص کے حوالہ سے تفریق رکھتے ہیں۔ کبھی کبھار ہم اپنی اس برہمی کا اظہار بھی کردیتے ہیں اور کہیں یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ اگر کوئی ہماری خوبی و پاکیزی کا ذکر کررہا ہو تو ہم اس میں خود سے بھی اضافہ کردیتے ہیں کہ جناب میں تو یہ بھی کرتا ہوں اور مجھ میں فلاں خوبی بھی موجود ہے۔ ہمارے معاشرہ میں موجود یا مروج اس روایت کو اسلام میں قطعی اچھا نہیں سمجھا جاتا جب کہ ہماری اکثریت اس بات سے یکسر نا آشنا ہے۔ قرآن پاک کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کی مدح و توصیف بالخصوص تزکیہ نفوس کا دعویٰ کرنا صحیح اور جائز نہیں۔ اسی بات کو قرآن کریم میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے:

''اور ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے گناہ کے، بیشک تیرا رب بہت کشادہ مغفرت والا ہے۔ وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے، پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کرو، وہی پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔'' (النجم:۳۲)

قرآن کریم کی اس آیت میں حق تعالیٰ نے انسان کو اس پر متنبہ فرمایا ہے کہ وہ خود اپنی جان کا بھی اتنا علم نہیں رکھتا، جتنا اس کے خالق کو ہے، کیونکہ ماں کے پیٹ میں جو تخلیق کے مختلف دور اس پر گزرے ہیں اس وقت وہ کوئی علم وشعور ہی نہ رکھتا تھا، مگر اس کا بنانے والا خوب جانتا تھا جس کی حکیمانہ تخلیق اس کو بنا رہی تھی۔ اس میں انسان کو عجز وکم علمی پر متنبہ کرکے یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جو بھی کوئی اچھا اور نیک کام کرتا ہے وہ اس کا ذاتی کمال نہیں، خدا تعالیٰ کا بخشا ہوا انعام ہی ہے کہ کام کرنے کے لئے اعضاء و جوارح اس نے بنائے، ان میں حرکت کی قوت اس نے بخشی، پھر دل میں نیک کام کرنے کا داعیہ اور پھر اس پر عزم وعمل اسی کی توفیق سے ہوا۔ تو کسی بڑے سے بڑے نیک، صالح اور متقی وپرہیزگار انسان کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپنے عمل پر فخر کرے اور اس عمل کو اپنا کمال قرار دے کر غرور میں مبتلا ہو جائے۔ اس کے علاوہ سب چیزوں کا مدار خاتمہ اور انجام پر ہے، ابھی اس کا حال معلوم نہیں کہ خاتمہ کس حال پر ہوتا ہے تو فخر وغرور کرنا کس بات پر اور کس طرح کیا جاسکتا ہے۔.....؟!

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ''ایک دوسرے کی خوشامد اور بے جا تعریف سے بہت بچو کیونکہ یہ توذبح کرنے کے مترادف ہے۔''

سیدنا ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ ایک بھاری بدن آدمی تھے تو اس تعریف کرنے والے آدمی کے چہرے میں کنکریاں ڈالنے لگے تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے کیا ہوگیا ہے؟ سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دو۔'' (مسلم)

توجہ فرمایئے کہ ایک دوسرے کی تعریف کو کس قدر غلط جانتے ہوئے رسول کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی اور تعریف کرنے والے کے چہرے پر مٹی ڈالنے کا حکم غالباً اس لئے دیا گیا کہ وہ شخص آئندہ اس عمل سے باز آجائے گا اور دیکھنے اور سننے والوں کو بھی نصیحت ہوگی۔ ایک اور حدیث پاک میں اس عمل کی اور سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ ڈالی۔'' کئی بار یہی دہرایا' پھر فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ میرا اس کے متعلق یہ گمان ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کو پاک نہیں کہتا۔'' (ابن ماجہ)

بلاشبہ تعریف کے قابل تو حق تعالیٰ کی ہی ذات بابرکت ہے' بندہ سراپا لغزش ہے اور اگر اللہ پاک کی رحمت، کرم وفضل نہ ہو تو ہم کوئی نیک کام کرنا تو کجا اپنی ناک پر بیٹھی مکھی بھی اڑانے سے قاصر ہیں، اسی لئے متعدد احادیث مبارکہ میں بھی اس کی ممانعت موجود ہے۔

سیدنا ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ سنایا' (نباوہ یا بناوہ جو ایک مقام ہے طائف کے قریب) آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ تم جنت والوں کو دوزخ والوں سے تمیز کرلوگے۔'' لوگوں نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے۔'' (ابن ماجہ)

اس حدیث مبارکہ میں تعریف اور برائی کرنے والوں کو ایک صف میں کھڑا کرتے ہوئے ان کا انجام دوزخیوں کے ساتھ بتایا جارہا ہے۔ ایک اور حدیث میں خوشامد اور تعریف کرنے کو ذبح کرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ''ایک دوسرے کی خوشامد اور بے جا تعریف سے بہت بچو کیونکہ یہ توذبح کرنے کے مترادف ہے۔'' (ابن ماجہ)

حق تعالیٰ کے سوا کسی کی تعریف کو نبی کریم ﷺ

باقی صفحہ 18 پر

بھولی بسری یادیں

اسلاف کے ملفوظات

تحریر
جناب مولانا محمد یوسف انور

ماضی قریب کے ہمارے اسلاف جہاں محدث کبیر' مفکر و دانشمند' دلکش و دلنواز گفتار و زبان دان کے ساتھ ساتھ ادبیت و فکاہت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ برسوں پیشتر کی بات ہے کہ راولپنڈی سے واپسی پر میں اور مولانا علی محمد صمصامؒ گوجرانوالہ میں حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' مقصد ملاقات اور خیر و عافیت معلوم کرنا تھی۔ مولانا سے بڑی خوشگوار ملاقات اور بات چیت ہوئی' انہوں نے خادم مسجد کو چائے لانے کے لیے فرمایا' مولانا صمصام کہنے لگے کہ حضرت! میں تو چائے کا عادی نہیں ہوں۔ مولانا برجستہ فرمانے لگے کہ ''بھئی عادی نہیں تو شمودی سہی۔'' مولانا کے اس جملے سے ہم بہت لطف اندوز ہوئے اور پھر چائے وائے چلتی رہی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی آٹھویں سالانہ کانفرنس اپریل ۶۵ء میں سیالکوٹ منعقد ہوئی تھی۔ کانفرنس کے تیسرے روز اتوار کو کھانے پر سیالکوٹ کے منتظمین کانفرنس نے مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ سے عرض کیا کہ اخراجات ہماری توقع سے کہیں زیادہ ہو رہے ہیں۔ کانفرنس کے بعد کے لاؤڈ سپیکر' پنڈال وغیرہ کے بل بڑے بھاری نظر آ رہے ہیں۔ مولانا نے فرمایا: ''آپ لوگوں کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے میں انتظام کرتا ہوں۔'' مولانا نے حافظ محمد یوسف گکھڑوی اور مولانا محمد حسین شیخوپوری کو بلایا اور دونوں کو فرمایا کہ حافظ صاحب آپ ظہر کے بعد اپنی مخصوص طرز تقریر سے لوگوں کے دلوں کو نرم کریں اور مولانا محمد حسین سے فرمایا کہ آپ عشاء کے بعد نرم دل اور حافظ صاحب کے بیان سے محظوظ ہونے والوں سے کانفرنس کے اخراجات کے لیے خوش نوائی اور خطابتی رعنائی سے چندہ کی اپیل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ مدد فرمائے گا۔

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ مولانا کی اس تجویز پر رات کو مولانا محمد حسین کی تقریر دلپذیر کے دوران عورتوں کے پنڈال سے بھاری وزن کے رومال میں زیورات کثیر تعداد میں اسٹیج پر آئے۔ نقدی الگ تھی اور ادھر مردوں نے بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر چندہ فراہمی میں حصہ لیا۔ حال یہ تھا کہ مولانا محمد حسین سامعین کو بار بار اپیل کر رہے تھے کہ آپ اب روپے بھیجنا بس کریں' اسٹیج بھر چکی ہے۔ میری تقریر ابھی باقی ہے اور میرے بعد بھی مقررین نے اظہار خیال کرنا ہے۔ یہ مولانا محمد اسماعیل سلفی علیہ الرحمہ کی کرامت اور برکت سمجھیے۔

مولانا احمد الدین گکھڑوی لا جواب مناظر تھے۔ حاضر جوابی میں انہیں قدرت کی طرف سے کمال حاصل تھا' مدّ مقابل کے میدان مناظرہ میں چھکے چھڑانا اور عبرتناک شکست سے دوچار کرنا ان کا روز مرہ کا معمول تھا۔ مخالفین فرقوں اور مذاہب کی کتب کے حوالے اور صفحات کے صفحات انہیں یاد تھے۔ عام گفتگو اور نجی مجلسوں میں بھی وہ مخاطب کے لیے دلائل کا انبار لگا دیتے اور اسے بھاگنے نہ دیتے۔

مولانا احمد الدین گکھڑوی لا جواب مناظر تھے۔ حاضر جوابی میں انہیں قدرت کی طرف سے کمال حاصل تھا' مدّ مقابل کے میدان مناظرہ میں چھکے چھڑانا اور عبرتناک شکست سے دوچار کرنا ان کا روز مرہ کا معمول تھا۔

مولانا حافظ محمد ابراہیم کمیر پوریؒ عظیم مقرر و خطیب اور مناظر بے باک بھی تھے اور پرتپاک محبت پرور شخصیت کے مالک بھی تھے۔ سردی کے موسم میں مچھلی بہت پسند فرماتے تھے۔ ایک دفعہ نماز عصر کے بعد مسجد رحمانیہ مندر گلی میں انہوں نے درس حدیث دیا' درس سے فارغ ہو کر میں نے عرض کیا کہ چائے کے ساتھ کیا پسند فرمائیں گے۔ فرمانے لگے کہ ہمارے نبی ﷺ کے نام کے ساتھ میم لگتی ہے' ان کے شہر مبارک کے نام کے ساتھ بھی میم لگتی ہے اور آپ ﷺ کے منبر و محراب کے ساتھ بھی میم ہی ہے۔ منبر و محراب اور آپ ﷺ کے وارث مولوی حضرات کے لیے بھی ابتدائی حرف میم پڑھا جاتا ہے اور کمال یہ ہے کہ مولوی کی پسندیدہ غذائیں حرف میم سے شروع ہوتی ہیں۔ مثلاً مچھلی' مرغ' مٹھائی وغیرہ' اس سردی میں بس سمجھ لیجیے مچھلی ہی ٹھیک رہے گی۔ حافظ صاحب کی اس عجیب گردان سے احباب کی مسرت انگیز اور خوش کن ہنسی دیدنی تھی۔

مولانا حافظ محمد اسماعیلؒ روپڑی میدان خطابت کے شہسوار' شیریں بیان مقرر مگر متین و فہیم اور سنجیدہ طبیعت و عادات رکھتے تھے۔ کبھی کبھار تقریر کے دوران چھوٹے چھوٹے لطیفوں کی بھرمار کر دیتے جن میں احوال و حوادث پر خوب تبصرہ ہوتا۔

ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ختم قرآن مجید کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایک لطیفہ یوں بیان کیا کہ ایک مراثی جس نے کوئی روزہ نہ رکھا تھا لیکن عید کے روز سب سے پہلے سویاں پکائے بیٹھا تھا۔ کسی نے کہا بھئی! تم نے روزہ تو ایک بھی نہیں رکھا اور سویوں پر سب سے پہلے بیٹھے ہو؟ تو وہ جواب میں کہنے لگا کہ کیا خیال ہے؟ کافر ہو کر ہی مروں! حافظ صاحب علیہ الرحمہ ایک دفعہ بتانے لگے کہ شدید گرمی کا موسم تھا اور ماہ رمضان المبارک بھی! ایک میراثی کو اڑوس پڑوس والے روزہ رکھنے کے لیے کہتے مگر وہ کوئی نہ کوئی بہانہ روزہ نہ رکھنے کا بیان کر دیتا۔ لوگوں کے مجبور کرنے پر ایک دن اس نے روزہ رکھ لیا' افطاری کے وقت لوگوں نے کہا کہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے دعا کر لے' وہ ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرنے لگا کہ ''اے اللہ! کل کو عید ہو جائے۔''

کوئی زمانہ تھا کہ مولانا علی محمد صمصامؒ کی شرکت کے بغیر جلسہ ناکام سمجھا جاتا تھا۔ ہفتہ کی کوئی رات ہی خالی ہوتی تھی وگرنہ روزانہ کہیں نہ کہیں ان کی تقریر کا پروگرام ہوتا۔ ستیانہ بنگلہ کے قریب چک ۳۶ میں ان کی رہائش تھی' وہاں آتے جاتے والد صاحب سے میل ملاقات ان کے معمولات میں شامل تھا۔ والد صاحب سے ان کا گہرا

دوستانہ اور برادرانہ سلسلہ تھا۔ مولانا کی تقریر عام فہم پنجابی زبان میں اور پنجابی ہی میں شعر وشاعری پر مبنی ہوتی۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ ان کی نظموں کا ایک ایک شعر نبی اکرم ﷺ کی محبت واتباع کا مظہر ہے۔ پنجاب کے دیہاتی علاقوں میں جہاں رات کو چوکوں میں اور دن کے وقت درختوں کی چھاؤں میں ہیر رانجھا اور سوہنی مہینوال قسم کے رومانی اشعار وکتب پڑھے جاتے تھے۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ انہی جگہوں میں مولانا صمصامؒ کے رسالے ونظمیں

ع جھوک مدینے والے احمد سردار دی

ع نام محمد والا کالجے ٹھار دا

ع سننے والیا کھلا ہویا ای دربار محمد دا

پڑھے جانے لگے۔ جلسوں اور کانفرنسوں کا آغاز ان کی نظموں سے ہوتا۔ جنہیں جماعت کے نوجوان مترنم انداز سے پڑھتے۔ مولانا صمصامؒ اپنی تقریروں میں پنجابی تازہ کلام بھی ترنم سے سناتے اور لطائف وطرائف سے غلط عقائد شرک وبدعات کی تردید میں بھی عام فہم انداز میں خطاب فرماتے جن سے سامعین جھوم جھوم جاتے۔

دوران تقریر جب وہ رسم ورواج اور خلاف شریعت مولویوں کے اعمال وکردار کا ذکر مزاحیہ انداز سے فرماتے اور قرآن واحادیث کی روشنی میں ان کی مذمت کرتے تو ایک سماں بندھ جاتا۔ وہ خاص طور پر بیان کیا کرتے کہ ملاں لوگ کس طرح جھوٹ وفریب سے دین کا حلیہ بگاڑتے ہیں اور عوام کا مال کھاتے ہیں۔ ایک دفعہ کہانی سنائی کہ ایک مولوی اور ایک کسان اور ایک دکاندار تینوں ہمسفر ہوئے۔ چلتے چلتے ایک گاؤں میں رات پڑ گئی' نماز عشاء کے بعد نمازی جا چکے۔ کسی نے کھانے کے بارے میں نہ پوچھا' ایک صوفی ذکر واذکار کرتے ہوئے رہ گئے۔ انہوں نے گھر جاتے ہوئے ان سے پوچھا کہ کچھ کھایا پیا ہے' آپ مسافر نظر آتے ہیں؟ تینوں نے نفی میں جواب دیا۔ وہ صوفی صاحب جلدی جلدی گھر گئے اور بیوی سے سارا ماجرا ذکر کیا۔ اس نے کہا کہ ایک دیگچہ کھیر کا پکا کر رکھا ہے کہ صبح کو بچوں کو کھلائیں گے اور کوئی کھانے کی چیز نہیں۔ انہوں نے دیگچہ اٹھایا اور مسجد میں لا کر تینوں مسافروں کے حوالے کر دیا۔

مولوی صاحب نے سوچا کہ اگر تینوں کھائیں گے تو حصہ ظاہر ہے کم ملے گا' انہوں نے ایک ترکیب سوچی اور کہا کہ دوستو! دن گذر گیا' رات سو کر گذار دیتے ہیں' صبح کو ہم نے پھر سفر پر آگے روانہ ہونا ہے اس لیے صبح کو کھا کر چلیں گے۔ انہوں نے دونوں کو سلا دیا اور خود جاگتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد دیگچہ اٹھایا اور ساری کھیر کھا کر خالی دیگچہ الماری میں رکھ دیا۔ فجر کی نماز کے بعد جب لوگ چلے گئے تو مولوی صاحب فرمانے لگے کہ بھئی! آیئے ہم مل کر بیٹھیں تم میں سے جو اچھا خواب سنائے وہ زیادہ کھیر کھائے گا۔ کسان نے کہا میں تو ساری رات کھیتوں کو پانی ہی دیتا رہا ہوں۔ دکاندار نے کہا کہ میں سودا سلف تولنے دینے لینے میں رہا ہوں۔ آپ مولوی لوگوں کو اچھے خواب آتے ہیں' حضرت! آپ سنایئے۔

مولوی صاحب کہنے لگے تو پھر سنو! تم لوگ سو گئے تب ایک فرشتہ آیا اور اس نے دیگچہ ایک طرف رکھ کر مٹھی بھر بھر کر میرے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ میں نے بہت کہا کہ میرے دو ساتھی اور ہیں انہیں بھی کھلانی ہے مگر وہ مصر تھا کہ نہیں مجھے یہی حکم خداوندی ملا ہے کہ اکیلے مولوی صاحب کو کھلائیں باقیوں کو بالکل نہیں۔ جب دونوں نے دیگچے کا ڈھکنا اُٹھا کر دیکھا تو وہ بالکل صاف تھا۔ مولانا صمصامؒ کی اس قسم کی لطیفہ بازی اور چٹکلوں سے لوگ بڑے محظوظ ہوتے۔ اس طرح وہ بات سے بات پیدا کرتے چلے جاتے اور ان کی تقریر کا رنگ اور مجلس بڑی جم جاتی۔ وہ رات گئے تک ضلالت وگمراہ عقیدوں کی مذمت کرتے ہوئے توحید وسنت پر مبنی صاف وشفاف تعلیمات اسلامی کو روانی اور شعری کلام سے مزین کرتے۔

برصغیر کے عظیم خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری جہاں میدان خطابت کے شاہسوار تھے قرآن پڑھتے تو سامعین جھوم جھوم جاتے' مرزا قادیانی کے دجل وفریب اور الہامات پر تبصرہ کرتے تو سامعین لوٹ پوٹ ہو جاتے۔ ان کی تقریر فجر کی اذانوں پر ختم ہوا کرتی تھی۔ شاہ جی کی مجلس بھی سخن آرائی اور خوش طبعی لیے ہوتی۔ امین پور بازار میں مجلس احرار کا دفتر ہوتا تھا۔ شاہ جی پہلے دفتر آتے' کھانا ہوتا اور خصوصی دوستوں' کارکنوں سے ملاقات ہوتی۔ یہاں سے فارغ ہو کر دھوبی گھاٹ انہیں لے جایا جاتا جہاں عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ان کی خطابت کا منتظر ہوتا۔

شاہ جی ایک دفعہ دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نوجوان نے مٹھائی کا ڈبہ پیش کیا' شاہ جی نے فرمایا ''یہ کیسی مٹھائی ہے؟'' اس نے کہا کہ ایک دفعہ آپ سے بچے کی ولادت کے لیے دعا کروائی تھی' الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے پچھلے دنوں بیٹا عنایت فرمایا ہے۔ شاہ نے کہا کہ اچھا! نیک بخت ہو اور درازیٔ عمر والا ہو۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کا نام بھی آپ کے نام کی نسبت سے عطاء اللہ رکھا ہے۔ شاہ جی نے فرمایا: ''یہ نام رکھ کر تم نے اچھا نہیں کیا' وہ تو جیلوں میں رُل جائے گا' اس کا نام تم احتشام الحق رکھو تا کہ وہ عیش کرے۔'' مولانا احتشام الحق تھانوی اس زمانے میں سرکاری مولوی تھے۔ مختلف کونسلوں اور مذہبی امور کمیٹیوں کے سربراہ تھے۔ شاہ جی کے اس شگفتہ اور برملا فقرے سے محفل باغ وبہار ہو گئی۔

مولانا صمصامؒ اپنی تقریروں میں پنجابی تازہ کلام بھی ترنم سے سناتے اور لطائف وطرائف سے غلط عقائد شرک وبدعات کی تردید میں بھی عام فہم انداز میں خطاب فرماتے جن سے سامعین جھوم جھوم جاتے۔

شاہ جی ایک دفعہ جھنگ میں تقریر کر رہے تھے کہ ایک رقعہ آیا کہ مائی ہیر کے متعلق فرمائیں کہ وہ کیسی عورت تھی؟ اس کے مزار پر زائرین کی ایک بھیڑ لگی رہتی ہے۔ شاہ جی نے فرمایا کہ ''بھئی میں تو مسافر ہوں' یہ سوال تو میں نے آپ جھنگ کے رہنے والوں سے کرنا تھا' اچھا تم بتاؤ کہ اگر کسی کی بیوی' بہن یا بیٹی کا نام ہیر ہے تو وہ ہاتھ کھڑا کرے۔ پنڈال میں سناٹا چھا گیا۔ شاہ جی نے فرمایا کہ ''جواب تو خود آپ لوگوں نے دے دیا ہے جس کا نام رکھنے کے لیے کوئی تیار نہیں وہ کیسی عورت ہو گی۔ افسوس! پیار ومحبت والی اور خوش خصال وخوش بیان شخصیات اب کہاں!

سب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

ضروری اطلاع

مرکز الدعوہ السلفیہ ستیانہ بنگلہ میں 17 اپریل بروز اتوار صبح 8 بجے مرکز سے تمام فارغ التحصیل علماء کا سالانہ خصوصی اجلاس ہوگا جس میں آپ کی شرکت بہت ضروری ہے۔

منجانب: (مولانا) عتیق اللہ سلفی

طب وصحت

مسواک

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

''صحت اَسنان صحت انسان'' یعنی جس کے دانت اچھے اس کی صحت اچھی۔

اگر دانت درست نہ ہوں تو اعضائے جسم کی درماندگی وبوسیدگی کا باعث بنتی ہے جس سے جسمانی صحت متاثر ہوتی ہے۔ صاف ستھرے، چمکیلے اور سفید دانت نہ صرف خوبصورتی وتندرستی کا باعث ہوتے ہیں بلکہ جسم کی جاذبیت اور صحت جسم میں اضافہ کرتے ہیں۔ دانتوں کو مضبوط بنانے اور نظام ہضم کے فساد سے بچنے کے لیے دانتوں کو باقاعدگی سے صاف کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر دانتوں کی مناسب صفائی کا خیال نہ رکھا جائے تو دانت بوسیدہ اور مسوڑھے خراب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح یہ خرابی مسوڑھوں میں پیپ اور خون کی تراوش کا باعث بنتی ہے۔ اس کے نتیجے میں منہ سے بدبو اور پھر بدبو دار سانس انسان کو کسی مجلس میں بیٹھنے کے قابل نہیں چھوڑتا۔ ان حالات میں جو غذا لی جائے وہ دانتوں اور مسوڑھوں کی خراب رطوبات کے ساتھ معدہ میں جا کر فساد ہضم کا سبب بنتی ہے جس سے کئی دوسرے اعضاء متاثر ہوتے ہیں اور صحت ختم ہوتی اور جسم امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل ذرائع ابلاغ پر دانتوں کی صفائی کے لیے مختلف قسم کے ٹوتھ پیسٹ بڑے دعووں کے ساتھ مشہوری کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ کسی میں فلورائیڈ شامل ہے تو کسی میں لونگ کا تیل، ان کو خوشبودار بنانے کے لیے مختلف نباتات سے حاصل کردہ ست (Essence) بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا (ٹی وی چینلز) آج کے دور کا اہم ذریعہ ابلاغ ہے۔

عوام کی ایک بڑی تعداد اس سے متاثر ہوتی ہے، ہو سکتا ہے کہ ان ٹوتھ پیسٹوں کے کچھ فوائد بھی ہوں مگر یہ فطرت کی اشیاء کا مصنوعی متبادل تو ہوتے ہیں لیکن ان خصوصیات کے حامل نہیں ہوتے۔ بازار میں ملنے والے مختلف قسم کے برانڈ کاروباری اور مصنوعی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باوجود دانتوں کے امراض بڑھ رہے ہیں۔ جوانی اور بڑھاپا ہی نہیں بچپن میں ہی دانت نکلوائے جا رہے ہیں۔ دانتوں پر لاکھ اور دانتوں میں سوراخ اس کے علاوہ ہیں۔ سائنسدانوں کا یہ کہنا ہے کہ انسان کے دانت چھوٹے ہو رہے ہیں مگر یہ عمل سست رفتاری سے واقع ہے۔ نوے ہزار سال قبل کے انسان کے دانت آج کے انسان کے مقابل دوگنا تھے۔ امریکہ کی مشی گن یونیورسٹی میں کئی سالوں سے دانتوں پر تحقیق جاری ہے ان تحقیق کاروں کا کہنا ہے کہ پہلے کا انسان موٹا اناج کھاتا اور جفاکش تھا مگر اب جدید مشینی زندگی کی سہولتوں کے باعث باریک پسی ہوئی اشیاء ملتی ہیں۔ انسان کی صحت کا معیار گر رہا ہے۔ پہلے لوگ گنا دانتوں سے چھیل کر چوسا کرتے تھے اب گنڈیریاں آگئیں اور کون گنا چوسنے کی زحمت کرے؟ اس لیے اب گنے کے رس پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے دانت مسوڑھوں میں نہیں رہتے بلکہ مسوڑھے بھی کمزر ہو رہے ہیں۔ جسم کو توانائی غذا سے ملتی ہے۔ اگر دانت صحت مند نہ ہوں تو غذا صحیح طور پر ہضم ہوگی اور نہ جسم تندرست رہے گا۔

دانتوں کے امراض سے بچنے کے لیے مسواک کا استعمال ناگزیر ہے۔ فطرت انسانی صحت کے لیے بہت فیاض ہے۔ دانتوں کے لیے مسواک ہمیشہ دستیاب رہتی ہے۔ مسواک کے نرم ریشے ہی دانتوں میں موجود جراثیم کش مادہ دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض ختم کر سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی دانتوں کی صحت کے لیے مسواک پر زور دیا گیا ہے۔ یہ سنت بھی ہے۔ علماء کے نزدیک اس کا ثواب بھی ہے اور فوائد بھی۔ تقریباً سات صدیاں قبل سے مسواک کا استعمال ہو رہا ہے۔ اہل عرب اسے بہت مفید خیال کرتے ہیں مگر جدید دور نے جہاں انسان کو آسائشوں کا عادی بنا دیا ہے وہاں وہ اب مسواک کی بجائے ٹوتھ پیسٹ کا عادی بن رہا ہے۔ اسلامی ممالک میں نماز جمعہ کے بعد مساجد کے باہر مسواک فروخت ہوتی ہے لیکن اس کا استعمال کم ہو گیا ہے۔ مگر آسانی سے مل جاتی ہے۔ یہ ایک پنسل کے سائز کی لکڑی نما ہوتی ہے۔

مسواک کی اقسام:

نیم، کیکر، پھلاہی، زیتون اور سکھ چین۔ مگر ہمارے ہاں پیلو، کیکر اور نیم کی لکڑی سے بنی مسواک زیادہ مقبول ہے۔ پیلو میں موجود ٹینک ایسڈ مسوڑھوں میں موجود ردی رطوبات کو دور کر کے انہیں خشک کرتا ہے۔ اس میں موجود فلورائیڈ دانتوں کے انحطاط کو روکنے اور ان کے چمکانے میں کارآمد ہے۔ اس میں موجود وٹامن سی دانتوں کو صحت مند رکھتا اور کلورین جراثیم کش اثرات رکھتا ہے۔ کیکر کی مسواک دانتوں کو مضبوط، صاف کرتی ہے۔ منہ سے بدبو ختم کرتی ہے اور نظر کو فائدہ دیتی ہے۔ نیم کی مسواک کڑواہٹ کے باعث معروف ہے تاہم منہ سے ردی رطوبات کا اخراج کرتی ہے جس سے منہ صاف اور دانت چمکدار ہوتے ہیں اور دانتوں کے اندر پھنسے غذائی اجزاء نکالتی ہے۔ جراثیم کش ہے۔

مسواک کے استعمال سے زبان میں فصاحت اور بلاغت جیسی خوبی پیدا ہوتی ہے۔ مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک پانی بھرے گلاس میں اس کا سرا بھگو دیں کچھ دیر بعد جب وہ نرم پڑ جائے تو دانتوں سے گیلے حصے کو کچل چھیل کر ٹوتھ برش کی طرح بنا لیں۔ پھر اس حصے سے دانتوں کو اچھی طرح رگڑیں۔ پانچ منٹ تک مسواک کرنا کافی ہے۔ ہر چوبیس گھنٹے بعد مسواک کا وہ حصہ کاٹ کر باقی ڈنڈی سے الگ کر دیں جو استعمال کیا گیا ہے۔

خشک مسواک استعمال نہ کریں کیونکہ یہ مسوڑھوں کو زخمی کر سکتی ہے۔ نیز اپنی جراثیم کش (دافع عفونیت) خصوصیت کھو دیتی ہے۔

مسواک کی خصوصیات:

- یہ جراثیم کش (انٹی بایوٹیک) ہے۔
- یہ دافع عفونیت (انٹی سپٹک) ہے
- دانتوں کو کیلشیم اور کلورین فراہم کرتی ہے۔
- دانتوں کے درمیان موجود غذائی ریشے نکال دیتی ہے۔
- منہ سے بدبو ختم کرتی ہے، مسوڑھوں کی حفاظت کرتی ہے۔
- دانتوں کو چمک دار بناتی ہے۔ بھوک بڑھاتی اور نظام ہضم درست رکھتی ہے۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی، مطب ہمدرد
سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

شان رسول ﷺ کانفرنس

- 15 اپریل 2016ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء 48/3R اوکاڑہ میں قاری محمد یٰسین بلوچ، مولانا محی الدین کنگن پوری ودیگر علماء کرام خطاب کریں گے۔
- 16 اپریل 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء 25 جیڈی اوکاڑہ میں قاری صبغت اللہ احسن اور مولانا سرفراز صفدر خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: محمد جمیل

بیداری ملت کانفرنس کے سلسلہ میں تھانہ کھرڑیانوالہ ومضافات کا دورہ

بیداری ملت کانفرنس 9 اپریل کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں بڑے زور وشور سے منعقد ہو رہی ہے اور عوام الناس میں بھی کافی بیداری آئی ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا اشرف جاوید ناظم تحصیل جڑانوالہ مع حافظ ابوہریرہ طارق نے تھانہ کھرڑیانوالہ کے تمام چکوک کا دورہ کیا جس کی مختصر تفصیل کچھ یوں ہے: 266/RB صابو بہ 73/RB ٹبی' چک نمبر 74 بندالہ' شیخوپورہ روڈ' جامع مسجد عثمان 73/RB کریانوالہ' چک نمبر 74 لوہکے جامع مسجد علیؓ بڈھا چک 102' رسول پور جھمرہ روڈ' چک نمبر 75 لوہکے' موضع بانگل' جامع مسجد اہل حدیث جنڈوالی' اور اسی طرح کھرڑیانوالہ تھانہ وشہر کی تمام مساجد میں دروس دے کر لوگوں کو اس کانفرنس کی غرض وغایت اور اہمیت سے آگاہ کیا۔ یہ چند ایک چکوک کی مختصر رپورٹ ہے اور بہت سے چکوک میں احباب سے موبائل پر رابطہ کیا گیا۔ 17 مارچ 2016ء کو محمد اشرف جاوید ناظم تحصیل جڑانوالہ اور جناب ڈاکٹر طارق عباس ناظم ضلع فیصل آباد نے جڑانوالہ کا دورہ کیا۔ اس وفد میں جڑانوالہ سے ملک عبدالحفیظ ناظم مالیات تحصیل جڑانوالہ' مولانا عبیداللہ یزدانی ناظم تبلیغ' مولانا عبدالرحمن ناظم شعبہ خدمت خلق اور ملک سکندر حیات ذکی شامل تھے۔ وفد نے احباب جماعت سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ اسی طرح کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لیے ڈاکٹر طارق عباس' مولانا محمد اشرف جاوید' سکندر ذکی نے 20 مارچ 2016ء کو ایک دورہ کیا جس کی مختصر تفصیل یوں ہے: کھرڑیانوالہ سے یہ دورہ شروع ہوا۔ شیر تھ والہ میں جناب عبدالجبار صاحب سے ملاقات کی' پھر یہ وفد مکوآنہ میں جناب عمر فاروق کے پاس گیا' پھر یہی ارکان وفد (ملکی) ملک سلیم عابد کے پاس گیا ان کو اشتہارات دیئے۔ پھر یہ وفد چک 70 رتی رستہ پہنچا۔ پھر وفد قاری محمد عارف صاحب کے پہنچا' چک نمبر 68 گ ب' چک نمبر 67 گ ب۔ اس کے بعد وفد جڑانوالہ کی طرف روانہ ہوا جہاں ملک حفیظ ناظم مالیات' عبیداللہ' مولانا عبدالرحمن نے پریس کانفرنس کا انتظام کیا تھا۔ پریس کانفرنس ہوئی اس کی خبریں قومی اخبارات کی زینت بھی بنیں۔ بیداری ملت کانفرنس کی کامیابی کے لیے 23 مارچ کو ایک اور دورہ کیا گیا' یہ دورہ بھی کھرڑیانوالہ سے شروع کیا گیا اس میں جناب ڈاکٹر طارق عباس ناظم ضلع ومولانا محمد اشرف جاوید تحصیل ناظم شامل تھے۔ شریف شاکر کے گاؤں ورکشاپ گئے۔ وہاں سے چک 108 میں قاری مولانا ظفراللہ خطیب جامع مسجد اہل حدیث کے گھر پہنچے۔ وہاں سے 107 جامع مسجد اہل حدیث میں گئے۔ وہاں سے اواگت' پھر چک 53 منصور پور ٹیسیاں' روڈ الہ' عیو آنہ۔ اسی سلسلہ میں 25 مارچ بعد نماز عصر جامع مسجد عثمان اہل حدیث کھرڑیانوالہ میں زیر صدارت امانت خاں صاحب امیر تھانہ کھرڑیانوالہ ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں علاقہ تھانہ کھرڑیانوالہ وتھانہ بلوچنی کے احباب نے شرکت کی۔ چک 73 ٹی سے جناب حارث کریم' کڑیانوالہ سے محمد ادریس' 194 لاٹھیانوالہ سے مولانا عبداللطیف' جڑانوالہ سے ملک عبدالحفیظ ناظم مالیات تحصیل جڑانوالہ' مولانا عبیداللہ یزدانی ناظم تبلیغ تحصیل جڑانوالہ' ملک سکندر ذکی' کھرڑیانوالہ سے مولانا عبدالقیوم خطیب مسجد رحمانیہ۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی مولانا عبدالرشید ضیاء سینئر نائب امیر تحصیل جڑانوالہ تھے۔ ڈاکٹر طارق عباس ناظم ضلع اور خصوصی خطاب ناظم کانفرنس مولانا عبدالرشید حجازی کا تھا۔ انہوں نے اس موقعہ پر کانفرنس کی حالات حاضرہ کے تناظر میں اہمیت کو واضح کیا اور کہا کہ بعض موقعوں پر قوت کا اظہار لازم ہوتا ہے جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اسلاف نے خون جگر دے کر یہ ملک حاصل کیا تھا۔ ہر آن اس کی حفاظت کریں گے اور کسی طرح بھی اس ملک میں سیکولر نظام کو داخل نہ ہونے دیں گے۔ ہم عزم بالجزم کرتے ہیں کہ یہ کانفرنس ان شاء اللہ نشأۃ ثانیہ ثابت ہوگی اور مولانا عبدالرشید ضیاء صاحب کی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: محمد اشرف جاوید ناظم تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

ضروری اعلان

مولانا قاری محمد یحییٰ خاں بھوجیانی رحمہ اللہ سابق مدرس جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ کی حیات وخدمات کے حوالہ سے کتاب زیر ترتیب ہے۔ مرحوم کے تلامذہ' دوست احباب' ان کے خاندان' اساتذہ' تلامذہ' دینی' تدریسی اور رفاہی خدمات کے بارے میں ضروری معلومات اور مضامین بھیج کر شکریہ کا موقع دیں۔

رابطہ: مدیر اعلیٰ ہفت روزہ اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور 0321-6487892-042-37720257

بھارت کا مکروہ چہرہ عیاں ہو چکا

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ بھارتی تخریب کار کی رنگے ہاتھوں گرفتاری پوری دنیا کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان میں دہشت گردی کی وارداتیں بھارتی سازشوں کا نتیجہ ہیں۔ پاکستان کے سیکورٹی اداروں نے دہشت گرد مجرم کو گرفتار کر کے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا پڑوسی ملک پاکستان کی سالمیت کے خلاف سازشوں میں سہولت کار کردار ادا کر رہا ہے۔ جبکہ پاکستان اپنے پڑوسیوں کے متعلق ہمیشہ محتاط رہا ہے۔ حکومت پاکستان کو ملک کی سالمیت کے معاملہ پر سخت موقف اختیار کرنا چاہیے۔ وزارت داخلہ نے ایران کو مراسلہ بھیج کر صحیح حکمت عملی اور اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔

منجانب: ایم این اے سلفی' میڈیا سیل اسلام آباد

سالانہ کانفرنس

15 مارچ 2016ء کو بعد نماز عشاء 359/E.B اوڈانوالہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام سالانہ کانفرنس زیر صدارت مولانا رفیق فردوسی منعقد ہوئی۔ مولانا محمد بلال ثاقب ناظم ضلع وہاڑی اور حافظ محمد یوسف پسروری نے خطابات کیے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری بلال شاد صدر AYF تحصیل عارفوالہ نے انجام دیے۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت تحصیل عارفوالہ

دارالحدیث میں تقریب بخاری

حسب سابق اس سال بخاری شریف کی 58 تقریب بخاری ان شاء اللہ 18 مئی 2016ء کو سابقہ روایات کے مطابق منعقد ہو رہی ہے جس میں دیگر علماء کے ساتھ فضیلۃ الشیخ مولانا عبداللہ ناصر رحمانی آف کراچی درس حدیث ارشاد فرمائیں گے۔

المعلن: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ

انتخاب

گزشتہ دنوں اہل حدیث یوتھ فورس فیروز وٹواں کا انتخابی اجلاس جامع مسجد مبارک اہل حدیث میں منعقد ہوا جس میں حافظ عبدالشکور ترمذی سرپرست' حافظ یاسر حسن کھرل صدر اور مولانا انس عمران کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

محمد عمران وٹو' سیکرٹری نشر واشاعت AYF فیروز وٹواں

وی پی آر ہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

اخبار الجماعۃ

ہدیۂ تبریک

جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور ضلع رحیم یار خاں کی چالیسویں سالانہ سہ روزہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقدہ 25، 26، 27 مارچ 2016ء کی فقید المثال کامیابی پر ادارہ رئیس جامعہ جناب مولانا عامر صدیقی اور ان کے رفقاء کار کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ (ادارہ)

جناب عبدالرحمٰن عظیم مغل کو عظیم صدمہ!

برادرِ اکبر حاجی عبدالغنی مغل کا انتقال پر ملال

گوجرانوالہ..... جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن وملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ ہفتۂ رفتہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سٹی کے ناظم مالیات عبدالرحمٰن عظیم مغل کے برادر اکبر جناب حاجی عبدالغنی مغل مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی نیک سیرت، صوم وصلوٰۃ کے پابند، مسلکی تڑپ رکھنے والے اور علماء کرام کے بڑے قدر دان وخدمت گزار تھے۔ ان کی نماز جنازہ قبرستان گرجاکھ کی جنازگاہ میں ادا کی گئی۔ امامت کا فریضہ مولانا حافظ محمد عباس انجم گوندلوی، شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ اہل حدیث گوجرانوالہ نے انجام دیا۔ نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنماؤں، علماء کرام، طلبہ، سماجی وسیاسی کارکنوں اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دریں اثناء امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے تعزیتی بیان میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

دوروزہ علماء وکارکنان تربیتی کیمپ

تربیت نفس اور اصلاح اعمال کی موجودہ حالات میں انتہائی ضرورت ہے اور قرآن میں ہے کہ ﴿قد افلح من تزکی﴾ اس لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث بہاولنگر کے ضلعی اجلاس میں کارکنان اور علماء کی دوروزہ تربیت کا پروگرام طے پایا۔ مرکز صدر العلوم حافظ والا میں ظہر کی نماز سے قبل مہمان تشریف لائے، ان کو پرتکلف ظہرانہ پیش کیا گیا۔ نماز ظہر کے بعد تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ پروفیسر شفیق احمد صدر تنظیم اساتذہ پنجاب نے نظام تعلیم کے متعلق مغربی سازشوں کے عنوان پر لیکچر دیا۔ پھر ابوبکر ریاض نے اصلاح اعمال کے حوالے سے درس دیا۔ نماز عصر کے بعد 1122 ریسکیو کی ٹیم نے ہنگامی حالات سے نمٹنے کی ٹریننگ دی جس سے شرکاء کو بہت فائدہ ہوا۔ پھر مرکز صدر العلوم اسلامک ایجوکیشن سنٹر کی گراؤنڈ میں تمام شرکاء پہنچ گئے جہاں مدارس کے طلبہ اور مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان وعلماء کے درمیان دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ پھر نیزہ بازی اور لانگ جمپ کے مقابلے ہوئے۔ تمام احباب نے بہت دلچسپی سے مقابلوں میں شرکت کی اور مقامی آبادی بھی کثیر تعداد میں داد تحسین دینے کے لیے آ پہنچی۔

نماز مغرب کے بعد حافظ مسعود عالم صاحب نے تزکیہ نفس پر درس دیا جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ پھر مرکز صدر العلوم کی طرف سے عشائیہ پیش کیا گیا۔ نماز عشاء کے بعد حافظ محمد شریف صاحب کا علماء کی ذمہ داریوں کے حوالے سے عالمانہ درس ہوا۔ درس کے بعد چائے پیش کی گئی۔ 27 مارچ کو نماز فجر کے بعد مولانا غلام اللہ آف میلسی کا درس ہوا پھر سیر ہوئی پھر نماز اشراق کے بعد ناشتہ دیا گیا۔ پھر پہلا لیکچر قاری عبدالحمید صدیقی کا ہوا۔ پھر اعجاز حسن نے علوم دین اور جدید میڈیا وسائل پر پروجیکٹر کے ذریعہ درس دیا اور ایک ڈاکو منٹری فلم بعنوان مسلمانوں کا علمی عروج وزوال بھی دکھائی گئی۔ پھر قائد یوتھ فورس ذاکر الرحمٰن صدیقی نے پرجوش خطاب کیا اور آخر میں محترم ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم ذیلی تنظیمات مرکزیہ نے نظم جماعت کے عنوان پر تاریخی حوالوں سے گفتگو کی۔ آخر میں ضلعی اہل حدیث مدارس کے مابین تقریری مقابلہ ہوا جس میں ایک مقابلہ مرکز صدر العلوم اور دوسرا جامعہ محمدیہ نے جیتا۔ آخر میں شرکاء کو بھرپور انعامات دیئے گئے۔ تمام احباب کی رجسٹریشن کی گئی تھی۔ ان کو مرکزی جمعیت اہل حدیث بہاولنگر کی طرف سے پرنٹ فائل کاغذات، پنسل اور نوٹ پیڈ دیا گیا۔ مولانا اکرم طارق کی دعا پر پروگرام ختم ہوا پھر بہترین ظہرانہ دیا گیا۔ اپنی نوعیت کا یہ منفرد پروگرام انتہائی کامیاب رہا۔

رپورٹ: پروفیسر عبدالرحمٰن شارق، ناظم ضلع بہاولنگر

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت کے نائب امیر حافظ عبدالعلیم یزدانی (جھنگ) مولانا عبدالباسط شیخوپوری، مولانا محمد نعیم الرحمٰن شیخوپوری، قاری محمد امجد، حافظ محمد اسلم جٹ نے جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 314 ج ب بریار میں منعقدہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں حافظ عبدالعلیم یزدانی اور حافظ عبدالباسط شیخوپوری نے جامع مسجد النور گوجرہ میں احباب جماعت سے فیصل آباد میں منعقد ہونے والی بیداری ملت ڈویژنل اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی کے سلسلہ میں ملاقات کی۔ اس موقع پر امیر تحصیل حافظ محمد اسلم جٹ نے کہا کہ تحصیل گوجرہ سے بسوں کا بڑا قافلہ کانفرنس میں شرکت کرے گا۔

منجانب: سرفراز حسن، ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

سالانہ دوروزہ قرآن وسنت کانفرنس

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس تحصیل شورکوٹ کے زیر اہتمام جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوٹلہ محمد ظریف خان شورکوٹ سٹی میں 18ویں سالانہ دوروزہ قرآن وسنت کانفرنس وتقریب تکمیل بخاری شریف بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ مؤرخہ 15، 16 اپریل 2016ء تقریب بخاری بروز ہفتہ بعد نماز عصر زیر صدارت میاں جاوید اقبال شیخ منعقد ہو رہی ہے۔ درس حدیث استاذ العلماء مولانا عبداللہ امجد چھتوی ارشاد فرمائیں گے۔ دیگر مقررین: مولانا یوسف پسروری، مولانا سید سبطین شاہ نقوی، مولانا عبدالمنان راسخ، قاری محمد خالد مجاہد، قاری اکبر اسد، مولانا صاحبزادہ عبدالعلیم یزدانی، قاری سیف اللہ خالد، مولانا عبدالرشید حجازی، قاری یٰسین حیدر، حافظ سلطان محمود۔ خصوصی آمد استاد محترم صاحبزادہ قاری محمد عمر فاروق صدیقی بوریوالا۔

منجانب: قاری محمد حمزہ مکی (پرنسپل جامعہ ہذا)

سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس

22 اپریل بروز جمعۃ المبارک سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس بمقام مرکز اہل حدیث سوہدرہ وزیر آباد۔ قاری یٰسین بلوچ اور مولانا سرفراز حیدر خطاب فرمائیں گے۔

الداعی الی الخیر: حافظ شبیر احمد وانتظامیہ مرکز ہذا

16 اپریل بروز سالانہ قرآن وسنت کانفرنس بمقام عینو آنہ فیصل آباد۔ مقررین مولانا نواز چیمہ گوجرانوالہ' مولانا سرفراز حیدر (جوہر آباد)

منجانب: قاری یٰسین' خادم مدرسہ ہذا

مسجد کی افتتاحی تقریب

مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام صابر کالونی ساہیوال میں مؤسسہ سنابل الخیریہ الباکسان کے تعاون سے تعمیر ہونے والی جامع مسجد قباء اہل حدیث صابر کالونی کی افتتاحی تقریب سعید 12 اپریل بروز منگل بعد نماز ظہر ہو رہی ہے جس میں جماعت کے قائدین' علماء کرام اور قراء حضرات تشریف لا رہے ہیں۔ خواتین کے لیے پردے کا اہتمام ہوگا۔

الداعی: قاری محمد حسن سلفی' جامع مسجد ہذا' ساہیوال

ضرورت قاری ومدرس

مرکزی جامع مسجد الرحمن اہل حدیث گوالمنڈی راولپنڈی کے لیے ہمیں ایسے قاری اور مدرس کی ضرورت ہے جو بچوں کو قرآن مجید حفظ القرآن وناظرہ پڑھانے اور درس قرآن دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ وظیفہ حسب لیاقت' خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔..... حافظ وسیم احمد

مدیر جامع مسجد الرحمن اہل حدیث' گوالمنڈی راولپنڈی

0300-5173780

درخواست دعائے صحت

مولانا محمد الیاس طیب کمبوہ ناظم بندے کوٹ چک نمبر 8/R.B تحصیل صفدر آباد بعارضہ یرقان 23 مارچ 2016ء سے گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ قارئین ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ (مولانا) مشتاق علی چھینہ

ضرورت رشتہ

لڑکی عمر 25 سال درمیانہ قد' تعلیم چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ CA (جاری) قوم راجپوت کے لیے تعلیم یافتہ نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔ سیالکوٹ اور اس کے گردونواح کے احباب رابطہ کریں۔

رابطہ: ڈاکٹر عبدالسمیع 0300-9185429

درس قرآن

13 مارچ 2016ء کو مولانا محمد اشرف محمدی امیر تحصیل کروڑ اور مولانا محمد امیر شاکر نائب امیر تحصیل کروڑ نے چک نمبر 95 ایم ایل کا تبلیغی دورہ کیا۔ احباب جماعت کے ساتھ ملاقات کے ساتھ مغرب' عشاء اور نماز فجر کے بعد درس دیئے۔

منجانب: حافظ احمد ناظم نشرواشاعت تحصیل کروڑ

انا للہ وانا الیہ راجعون!

صدر اہل حدیث یوتھ فورس جھنگ کو صدمہ!

پچھلے دنوں AYF ضلع جھنگ کے صدر پروفیسر احسان العزیز چوہان' ماسٹر عرفان العزیز چوہان اور ایمان العزیز چوہان کے چچا جان محمد اسلم چوہان مختصر علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کی نماز جنازہ پروفیسر احسان العزیز چوہان نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جماعتی ذمہ داران کے علاوہ ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حافظ محمد رفیق خالد جھنگوی (سرگودھا) اور صاحبزادہ حافظ عبدالعزیز یزدانی نے مرحوم کے انتقال پر اظہار تعزیت' مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

منجانب: قاری عبدالرشید عابد' ناظم نشرواشاعت ضلع ٹوبہ

21 مارچ بروز سوموار میاں محمد سرور راضی اور میاں محمد شہباز کے والد محترم میاں محمد روشن مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ رجعون! مرحوم انتہائی نیک' صوم وصلوٰۃ کے پابند' با اخلاق' مہمان نواز اور علماء کے انتہائی قدر دان تھے۔ ان کی نماز جنازہ مفتی عبدالحنان زاہد صاحب نے صدیقیہ قبرستان میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مذہبی وسیاسی وسماجی شخصیات سمیت کثیر تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری خطاؤں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین!

دعا گو: حکیم قاری عبدالمجید اظہر' فیصل آباد

مرکزی جمعیت پنجاب کے نائب ناظم مولانا میاں محمد اسلم جوئیہ کی جواں سال بیٹی اور حافظ مقصود احمد امیر اسلام آباد کی بھانجی طویل علالت کے بعد ساہیوال کے سول ہسپتال میں مؤرخہ 30 مارچ کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں حافظ مقصود احمد' حافظ ظفر اللہ خاں' قاری اظہار احمد بلوچ' مولانا ساجد الرحمن' قاری محمد حسن سلفی' قاری امجد فاروق عدیل' مرزا محمد سلیم' قاری نذیر احمد' مولانا عبدالغفور ہزاروی سمیت سینکڑوں احباب جماعت نے شرکت کی' مقامی قبرستان میں مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا' قبر پر دعا مولانا حافظ مقصود احمد نے کروائی۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت وبلندیٔ درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

شریک غم: قاری محمد حسن سلفی' ساہیوال

26 مارچ 2016ء بروز ہفتہ حضرت مولانا عبدالرزاق ثانی مانانوالہ کے برادر اکبر محمد ذوالفقار شالیمار کالونی لاہور میں انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ذمہ داران اور احباب جماعت نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: قاری فقیر اللہ مجاہد' امیر تحصیل مانانوالہ' ضلع شیخوپورہ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

عمرہ
Govt. Lic 3968
ادا کیجئے

پُرسکون حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نام

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش

تمام ایئر لائنز کی سستی ٹکٹیں حاصل کریں

15 21 28
یوم کے پیکج

کاروان الحدیبیہ
انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

ہیڈ آفس
حافظ محمود احمد قائم 0300 4236407
حافظ ڈاکٹر محمد نعیم 0333 4194288
امان اللہ ربانی 0301 4966505
بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر
فاروق آباد
056 3877266

برانچ آفس
محمد یحییٰ مدنی 0333-0321 6662422
میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک
ستیانہ روڈ جمال فضل آباد
041-8557315-16

برانچ آفس
قاری فاروق تبسم 0301 6837566 0334 4356170
حافظ عبدالسلام 0300 6596539
محمد سعید احمد 0301 6814942
زبیر سپرٹ سنٹر بالمقابل علی ایئر جاں کھڈیاں خاص

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوہر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کو الیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

سالانہ کانفرنس

8 مارچ 2016ء بعد نماز عشاء چک نمبر 53/S.P عارفوالہ میں مرکزی جمعیت کے زیر اہتمام سالانہ اہل حدیث کانفرنس میں قاری اسماعیل بلوچ، قاری اسماعیل عتیق اور پروفیسر عبدالرزاق ساجد نے خطابات اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری بلال شاد صدر AYF تحصیل عارفوالہ نے انجام دیتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کا موقف پیش کیا۔ اس موقع پر مختار مسیح نے کلمہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جس کا نیا نام مختار احمد رکھا گیا۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت عارفوالہ

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

بارہ (12) کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے دینی و اصلاحی درج ذیل 12 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

- پیارے نبیؐ کی پیاری سنتیں
- پیارے نبیؐ کی پیاری نماز
- شادی بیاہ کے مسنون طریقے
- مسلک اہل حدیث پر ایک نظر
- مسنون رکعت تراویح
- طریقہ طہارت وصلوٰۃ
- اثبات رفع الیدین
- مسائل رمضان المبارک
- آداب نماز
- مسائل زکوٰۃ
- قرآنی و مسنون دعائیں
- حرزِ اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور تبلیغ دین کو عام کریں۔

ادارہ ہذا کی طرف سے مسلک اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل فور کلر مدلل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ ملک کی تمام مساجد اہلحدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔

مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کے وعدے پر مکمل سیٹ بالکل مفت بھیجا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

نوٹ دینی لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ **رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔**

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو یعنی کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضائے رئیسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج باالتدبیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لاکر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ وعاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت مستند درجہ اوّل ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دواساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

اپینڈکس	پتھری گردہ	بواسیر	عرق النساء	برص	بال چر	استسقا	امراض مردانہ
کانچ نکلنا	بولنا بند ہونا	سوزاک	کمر درد	رسولیاں	گنجا پن	ہیموفیلیا	اعصابی کمزوری
بھگندر	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج وکزاز	موٹاپا	کمی خون	امراض زنانہ	کمی سیرم
گیس	پرسٹیٹ گلینڈز	محمد المفاصل	مرے مل جانا	دبلا پن	فالج	اٹھرا	ایڈز وسپرمیاں
درد گردہ	سلسل بول	گنٹھیا	الرجی	بال گرنا	دل میں سوراخ	بے اولادی	[illegible]
یوریا	آتشک	نقرس	چنبل	بال سفید ہونا	ہیپاٹائٹس	اولاد نرینہ	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0975-228985374

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
034575451199

رابطہ نمبر
0345-7545119
0313-7545119

www.hakeemkarimBhatti.com حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی طبی مندی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

صرف 4 سال میں درسِ نظامی، مع بی۔اے پنجاب یونیورسٹی لاہور

Al Shariah College for Girls
لکل معلما محکم شرعہ و مصالحا
كلية الشريعه للبنات

رجسٹرڈ

الشریعہ کالج

فار گرلز

شرعی، تربیتی، اقامتی ادارہ

امتیازات

ماسٹر ڈگری ہولڈرز، فاضلاتِ درسِ نظامی (فی میل) سٹاف
خواتین کمبائن نصابِ تعلیم کا بانی
تحریکِ دعوتِ توحید، شعبہ خواتین کا محرک
فیض یافتگان ادارہ ھذا کی محکمہ تعلیم پنجاب میں تقرری

الشریعہ کالج کا شاندار رزلٹ 2015

کلاس	رولنمبر	حاصل کردہ نمبر
فرسٹ ایئر	275648	427
ایف۔اے	197798	826
بی۔اے	003430	579

السلفیہ وفاق بورڈ میں تمام مراحل میں ممتاز گریڈ
نیز شھادۃ العالیہ میں اعلیٰ کارکردگی پر حکومتِ پنجاب سے لیپ ٹاپ حاصل کیا

داخلہ جاری ہے

یکم اپریل تا یکم مئی

شرائط داخلہ

میٹرک پاس میٹرک کا امتحان دینے والی طالبات داخلے کی اہل ہیں۔

داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔

15 اپریل سے فرسٹ ایئر کلاس کا اجراء

تھروآوٹ A گریڈ حاصل کرنے والی طالبات کو پبلک سروس کمیشن کے امتحان کی تیاری کروائی جاتی ہے

الشریعہ کالج
نزد ستلج سٹیڈیم، فیصل کالونی، حاصلپور
0300-6583922 204

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا (ثواب جاری رہتا ہے) ① صدقہ جاریہ ② فائدہ مند علم ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔ (رواہ مسلم: ۱۲۳۱)

مستحق طلباء و قارئین حضرات کے لئے

خوشخبری

اس ایڈیشن کی خصوصیات

- ترجمہ و حواشی کے جو الفاظ پرانی اُردو میں تھے ان کو جدید اُردو کے الفاظ میں تبدیل کر کے نہایت آسان اور عام فہم کر دیا گیا ہے۔
- کتاب کی خوبصورتی اور حدیث کی معا تفہیم کے لیے ہر حدیث کے ساتھ فوائد الحدیث کے نام سے حواشی لگا دیے گئے ہیں۔
- الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی طرف سے حکم الحدیث کے عنوان سے صحت و ضعف کا حکم لگا کر حدیث کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔
- احادیث کی تخریج بھی کر دی گئی ہے تا کہ اگر کوئی صاحب ذوق حدیث کی دوسری کتب سے استفادہ کرنا چاہے تو اسے کوئی دقت پیش نہ آئے۔
- ان تمام خوبیوں کے باوجود پانچ جلد پر مشتمل خوبصورت سیٹ آفسٹ کاغذ پر بہترین پرنٹنگ، جدید فور کلر ڈیزائن پر آپ کی خدمت میں انتہائی مناسب قیمت پر پیش کیا جا رہا ہے۔

مشکوۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

(کامل ۵ جلد) غزنوی ترجمہ و حواشی

ترجمہ و فوائد الحدیث: مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمہ اللہ

تسہیل ترجمہ و حواشی: حافظ عبدالخبیر الوسیی حفظہ اللہ ابوانس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

حکم الحدیث: الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج الحدیث: الشیخ جمال عیتانی حفظہ اللہ

طبع ایڈیشن | قیمت -/5200 | سائتی قیمت -/2600 | خصوصی قیمت -/2100 | علاوہ ڈاک خرچ

(۱) -/500 روپے برائے صدقہ ایصال ثواب سے شامل کیے جائیں گے۔ (معاون کے والد محمد حسن رحمہ اللہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں)

(۲) یہ پیکج محدود مدت اور محدود رقم کے لیے ہے۔ (۳) مدارس کے لیے 5 سیٹ پر بلٹی خرچہ بذمہ ادارہ

زیر اہتمام: اسلامی کتب خانہ
ڈاکخانہ بازار چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
Email:qudratullahasad7467@gmail.com

مکتبہ البانیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور
E:mail;maktabah_muhammadia@yahoo.com

مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں: 0346-7467125;.0335-6439701
Mob.: 0302-4967154; 0300- 4826023, 042- 37114650

آپ کا انتخاب ہمارے ہاں دستیاب

علمی، تحقیقی واصلاحی مطبوعات — دل کش واعلیٰ معیار کے ساتھ

مکتبہ اسلامیہ

جودے علم دوستی کا پیغام

نماز کے مسائل
کتاب الصلوٰۃ المعروف
تالیف: فضیلۃ الشیخ سید سابق
ترجمہ: پروفیسر ڈاکٹر عبدالکبیر محسن
تحقیق: علامہ ناصر الدین البانی
نظر ثانی: حافظ عبدالستار الحماد
اس کتاب میں نماز سے متعلق جمیع مسائل کا احاطہ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے، ہر مسئلے کو بڑی خوش اسلوبی سے عام فہم انداز میں صفحہ قرطاس کی زینت بنایا ہے، اس کی اسی خوبی کی بنا پر اسے مختلف جامعات کے نصاب میں بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

سیرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
الشیخ محمد رضا مصری
ترجمہ: ابوانس محمد سرور گوہر
نظر ثانی: محمد اختر صدیق
خلیفہ ثانی کی سیرت پر ایک ایسی تحریر کہ اس کے مطالعہ سے ایمان میں حرارت محسوس ہوتی ہے۔ فضائل و مناقب اور حالات و واقعات بہت ہی خوبصورت انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

سیرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
الشیخ محمد رضا مصری
ترجمہ: ابوانس محمد سرور گوہر
نظر ثانی: محمد اختر صدیق
خلیفہ اول کی سیرت پر ایک مستند تحریر جس میں آپ کے فضائل و مناقب اور حالات و واقعات کو آسان فہم انداز میں بالترتیب قلم بند کیا گیا ہے۔

تفسیری نکات
حافظ ابن قیم الجوزیہ
امام ابن قیم رحمہ اللہ کا تفسیر میں جو مقام ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں، انھوں نے اپنی زندگی کا اہم حصہ صرف کر کے جو نکات جمع کیے ان میں سے بعض کو حک و اضافے کے ساتھ اردو قالب میں ڈھال دیا گیا ہے اور یہ خدمت ممتاز عالم دین فضیلۃ الشیخ عبدالغفار حسن رحمہ اللہ نے انجام دی ہے۔

کاروانِ سلف
تالیف: محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ
اپنے اسلاف کی زندگیوں کے درخشاں لمحات و ساعات کو موتیوں کی طرح ایک لڑی میں پرو دینا اہل اسلام کا خاصا اور قابل رشک عمل ہے۔ سلف صالحین کے تجربات و مشاہدات آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بن جاتے ہیں۔
مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ جو شخصیت نگاری کے فن میں اپنی مثال آپ ہیں، ان کی یہ تالیف یقیناً لائق مطالعہ ہے۔

درجات کی بلندی مگر کیسے؟
تالیف: الشیخ محمد عظیم حاصلپوری
انسان کی زندگی کا اہم مقصد اُخروی کامیابی کے حصول کے لیے تگ و دو کرنا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب عقیدۂ توحید کی بنیاد پر ایسے اعمال سر انجام دیے جائیں جو درجات کی بلندی کا باعث ہوں۔ مذکورہ بالا کتاب ایسے ہی اعمال کا عمدہ اور مستند مجموعہ ہے۔

تحفۃ العروس
تالیف: محمود محمدی استنبولی
تحقیق، تخریج و تصحیح: حافظ ندیم ظہیر — ترجمہ: مولانا مختار احمد ندوی
کامیاب ازدواجی زندگی گزارنے کے لیے یہ کتاب ایک انمول تحفہ ہے۔ میاں بیوی کے ساتھ ساتھ ان کے والدین کے لیے بھی ایک رہنما تحریر ہے۔
تحقیق و تخریج سے مزین مکتبہ اسلامیہ کی بہترین کاوش جو قارئین کے ذوق کے مطابق شائع کی گئی ہے۔

رشوت ایک معاشرتی ناسور
تالیف: عبداللہ بن عبدالمحسن الطریقی
ہمارے معاشرے میں پھیلتی ہوئی برائیوں میں سے ایک ''رشوت'' بھی ہے۔ شریعت اسلامیہ میں اس کی بھرپور مذمت کی گئی ہے۔ لیکن غفلت کی حد یہ ہے کہ اب احساسِ گناہ بھی باقی نہیں رہا اور رشوت دے اور لے کر معاشرے کی فضا کو آلودہ کیا جا رہا ہے۔ رشوت کی حقیقت کو جاننے کے لیے مذکورہ کتاب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

قرآن مجید • تفاسیر • احادیث • سیرۃ النبی ﷺ • مناہج السلف • فتاویٰ • فقہ الحدیث • عقائد • کتب اور دینی و اسلامی کتب خرید کے شوقین حضرات

مکتبہ اسلامیہ
لاہور: ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973
042-37232369
فیصل آباد: بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204
041-2641204
/maktabaislamia1 maktabaislamiapk@gmail.com maktabaislamiapk.com Ph 0300-8661763

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

شیخ الجامعہ اول
حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ
محدث العصر
متوفی 1985

شیخ الجامعہ دوم
حضرت مولانا شیخ الحدیث ابوالبرکات احمد رحمۃ اللہ علیہ
متوفی 1991

شیخ الجامعہ سوم
حضرت مولانا شیخ الحدیث علامہ محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ

الشیخ قاری
حضرت مولانا الشیخ قاری محمد یحییٰ ابھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ

خطبہ جمعہ

حضرت مولانا فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود اظہر حفظہ اللہ صاحب
خلف الرشید عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ
خریج جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ
الریاض سعودی عربیہ
مدیر الجامعۃ الاسلامیۃ السلفیۃ خانیوال پاکستان

بمقام مرکزی اجتماع عظیم الشان کے موقع پر منعقد ہوگی

تقریب تکمیل صحیح بخاری شریف

فقیر الشاں

آج ایمان پڑھا جائے گا

اللہ سلامت رکھے تاریخ اہلحدیث سے

پیر امام بخاری رح پر خطاب

حافظ عبدالسلام زاہد صاحب حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا
ناظم جامعہ ھذا

للبث
محترم جناب حافظ انس نثار صاحب حفظہ اللہ

بتاریخ
22 اپریل
بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر
ان شاء اللہ

جامعہ اسلامیہ اہلحدیث
محلہ گلشن آباد حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

آخری حدیث پر درس

استاذ العلماء
فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ محمد عباس نجم گوندلوی حفظہ اللہ صاحب
شیخ الحدیث جامعہ ھذا
مصنف کتب کثیرہ

سرپرست
محترم جناب عثمان ابراہیم حفظہ اللہ صاحب
وفاقی وزیر

محترم جناب الحاج محمد زبیر حفظہ اللہ صاحب
خازن جامعہ ھذا

تلاوت
قاری عبدالسلام جمیل صاحب

نظم
مخدوم محمد علی صاحب

جامعہ کلاسف علمی سٹاف

محمد عباس نجم صاحب
عبدالسلام زاہد صاحب
مظفر احمد شیرازی صاحب
عبدالمنان صاحب
عبدالرحمن عفیف صاحب
حافظ انس نثار صاحب
نصیر احمد عثمانی صاحب
محمد ایوب صابر صاحب
محمد اسماعیل صاحب

فارغ التحصیل طلباء کرام

حافظ احمد ناگی صاحب
قمر ایوبی صاحب
مخدوم محمد علی صاحب
حافظ عبدالعلیم صاحب
محمد عاصم عمیر صاحب
عبدالسلام جمیل صاحب
محمد سفیان صاحب
زید انس صاحب
محمد اجمل صاحب
عبدالقیوم صاحب
شاہد اکرام صاحب
فیصل رفیق صاحب

میزبان انجمن خدام اہلحدیث و طلبا بخاری کلاس
محلہ گلشن آباد گوجرانوالہ
055-4239698

احقر العباد بالتبلیل محمد عبدہ عفا اللہ عنہ خادم دارالحدیث گوجرانوالہ
0321-6457570
0312-6457570
ahmedali828@gmail.com
حاجی احمد علی معاویہ
Advertizing & movie center